خواتین کے لئے درس قرآن ڈاٹ کام کا آن لائن میگزین

PAYAM-E-HAYA

ای میگزین

پیام حیاء

شمارہ نمبر
39

ذی الحجہ 1445ھ
JUNE 2024

تمام عالم اسلام کو

عید الاضحیٰ مبارک

حج و قربانی

دوسرا ایڈیشن

PAYAM-E-HAYA

مضامین

مضامین	صفحہ نمبر
قرآن وحدیث	3
نعت (ساجدہ بتول)	4
مقبول قربانی (حضرت مولانا محمد اسماعیل ریحان صاحب)	5
عیدالضحی رب کی رضا (مولانا طارق جمیل صاحب)	7
عیدالضحی مبارک (فاطمہ سعید الرحمن)	8
ہماری تہذیب اور نسل نو (ابو محمد)	9
میری ذات ذرہ بے نشان (ساجدہ بتول)	12
مفلوج (عائشہ فیض)	13
حج کا رکن عظیم وقوف عرفہ (عذرا خالد)	14
سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (زوجہ محمد اقبال)	16
خواتین کے مسائل (دار الافتاء الاخلاص)	17
مدینہ کے باسی نظم (بنت صدیقی کاندھلوی)	19
سیرت ابراہیم اور فریضہ حج (بیگم سیدہ ناجیہ شعیب)	20
وقف قربانی (بنت احمد)	23
صدقات (سیمار ضوان)	25
اصل قربانی (صبا شوکت)	26
عیدالضحی پکوان (سدرہ، رقیہ)	27
کعبہ کی تجلی ہے (ساجدہ بتول)	29
قربانی (مہوش کرن)	30
حضرت ابراہیمؑ کی قربانی کا واقعہ (عائزہ چوہدری)	32
ہمسفر وہ ہے (نظم)	34
بیوٹی ٹپس (ام حسن)	35

پیام حیاء ٹیم

مدیر اعلی: مولانا محمد اسماعیل ریحان صاحب
ایڈمن وایڈیٹر: فاطمہ سعید الرحمن
معاونات: سیمار ضوان۔ عمارہ فہیم
ناجیہ شعیب احمد۔ عذرا خالد

Published at
www.Darsequran.com

Eid Mubarak

القرآن

”اور ہر امت کے لیے ہم نے قربانی مقرر کر دی تھی تاکہ اللہ نے جو چار پائے انہیں دیے ہیں ان پر اللہ کا نام یاد کیا کریں، پھر تم سب کا معبود تو ایک اللہ ہی ہے پس اس کے فرمانبردار رہو، اور عاجزی کرنے والوں کو خوشخبری سنا دو۔“

(سورہ حج، آیت: ۳۴)

الحدیث

رسول اللہ ﷺ نے خطبہ دیا اور فرمایا، لوگو! تم پر حج فرض کیا گیا ہے لہٰذا حج کروٴ، ایک آدمی نے کہا، کیا ہر سال؟ اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ ﷺ خاموش رہے حتی کہ اس نے یہ کلمہ تین بار دہرایا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر میں کہہ دیتا ہاں تو واجب ہو جاتا اور تم اس کی استطاعت نہ رکھتے، پھر آپ ﷺ نے فرمایا تم مجھے اسی بات پر رہنے دیا کروٴ جس پر میں تمہیں چھوڑ دوں تم سے پہلے لوگ کثرت سوال اور اپنے انبیاء کرام علیہ الصلوۃ والسلام سے زیادہ اختلاف کی بنا پر ہلاک ہوئے، جب میں تمہیں کسی چیز کا حکم دوں تو بقدر استطاعت اسے کرؤ اور جب کسی چیز سے منع کروں تو اسے چھوڑ دو۔

(صحیح مسلم: ۳۲۵۷)

نعتِ رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کس کو سناؤں درد کا قصہ مرے حضور
ہے کون آپ کے سوا میرا مرے حضور

دامن بھی میرا کٹ گیا دل بھی ہے لٹ گیا
دنیا بھی لٹی دیں بھی ہے لٹتا مرے حضور

سب پھونک دیا شوق کی خاطر ہی راہ میں
حج کا سفر نہیں مجھے ملا مرے حضور

مجھ کو ہی مفلسی کے سبھی سانپ ڈس گئے
مجھ کو ہی بے بسی نے ہے گھیرا مرے حضور

مجھ کو ہی مقدر نے کہا دور ہٹ رہو
مجھ تک ہی بلاوا نہیں آیا مرے حضور

مجھ کو ہی تشنگی بھی ملی پیاس بھی رہی
مجھ سے ہی جام وصل کا ٹوٹا مرے حضور

مجھ کو ہی دور رکھ دیا قسمت نے ہر گھڑی
مجھ کو ہی مقدر نے ہے مارا مرے حضور

میری ہی جیب ہر برس خالی ہی بس رہی
مجھ پر تو حج حرام ہی رہا مرے حضور

میرے ہی لیے دوری و تنہائی رہ گئی
میرے ہی لیے ہجر تو بنا مرے حضور

یہ غم ہے بس بتول کا ہے آپ کے لیے
جز آپ کے کوئی نہ سن سکا مرے حضور

ساجدہ بتول

مقبول قربانی

قسط: ۲

مولانا محمد اسماعیل ریحان صاحب

اصل میں یہ ساری پٹی اسلام دشمن مشنری اداروں اوران کے لیے کام کرنے والے مستشرقین کی ہے جوبظاہر مسلمانوں کے ہمدردوں کا بہروپ بھر کرانہیں ''اچھے اچھے مشورے'' دیتے ہیں اور ہمارے سیکولرازم زدہ افلاطون سوچے سمجھے بغیران کی ''تعلیمات'' کی تبلیغ شروع کردیتے ہیں۔

مشنریوں کوقربانی کے عمل سے کیوں تکلیف ہے؟اس لیے کہ یہ عمل ان کی تبلیغ کے راستے میں بہت بڑی رکاوٹ کھڑی کردیتا ہے۔ دینی مدرسے تمام کے تمام زکوۃ کے بعد چرمِ قربانی کے عطیے پر چلتے ہیں۔جس آبادی میں کوئی دینی مدرسہ قائم ہو،وہاں آس پاس مشنریوں کی کوئی پیش نہیں جاتی۔یہ مشنری برسوں کسی علاقے میں قحط پھیلنے یاسیلاب آنے کے منتظر رہتے ہیں۔پھرایسی آفات برپا ہوتے ہی وہاں بھوکے پیاسے لوگوں میں ارتداد کے بیج بوتے ہیں،طرح طرح کے جتن کرتے ہیں،بلکہ کھلم کھلا چند ڈبل روٹیاں دکھا کران کے ایمان کا سودا کرنا چاہتے ہیں۔ایسے میں اگر یکایک مخیر مسلمانوں کی طرف سے انہیں قربانی کے گوشت کے ہدیے ملنا شروع ہوجائیں تو مشنریوں کی ڈبل روٹیوں کی قیمت کچھ بھی نہیں رہتی۔اس لیے طاغوتی طاقتیں اوران کے ایجنٹ پورا زور لگاتے ہیں کہ کسی نہ کسی بہانے مسلمانوں کواس عظیم عمل سے روک دیا جائے جس کی خیر بے حساب اوربے شمار طریقوں سے دنیا بھر میں پھیل جاتی ہے۔

پس اسلام دشمن ایجنٹوں کی ان توقعات کوناکام بنانے کا بہترین طریقہ زیادہ سے زیادہ قربانی کرنا ہے۔اورقربانی بھی ایسی جس میں غریبوں اور مستحقین کا بھرپور حصہ ہو۔

اس کے ساتھ ہی یہ بھی یادرکھیں کہ ہمارے ملک میں مشنری ادارے اور قادیانی

غریب اور پس ماندہ دیہاتوں میں عیدالاضحیٰ کے موقع پر ایک نئی چال چل رہے ہیں۔ وہ بھی اپنی طرف سے گوشت لے کر ایسے غریب دیہاتوں میں جاتے ہیں جہاں کوئی بھی قربانی نہیں کرتا۔ یہ لوگ انہیں گوشت دے کر ان پر اپنے "اعلیٰ اخلاق" کی دھاک بٹھانے کی کوشش کرتے ہیں اور یہ بھی ظاہر کرتے ہیں کہ قربانی کا گوشت تو ہم بھی دے سکتے ہیں۔ اس کے بعد رفتہ رفتہ ان میں اپنی تبلیغ شروع کر دیتے ہیں۔

اس مکروہ حربے کی روک تھام کا طریقہ یہی ہے کہ مشنریوں اور قادیانیوں کے پہنچنے سے قبل ہم ان غریبوں اور بے کسوں تک قربانی کا گوشت پہنچا دیں۔ ہمارے ایک دوست نے گزشتہ سال ایسی ہی ایک آبادی میں کئی بڑی قربانیوں کا گوشت تقسیم کیا تو ایک بوڑھی عورت نے دعائیں دیتے ہوئے کہا: "شکر ہے کہ آج مسلمانوں کے ہاتھ سے بھی گوشت نصیب ہوا، ورنہ یہاں تو قادیانیوں کے سوا کوئی آتا ہی نہیں تھا۔"

قارئینِ کرام! ان غریب گھرانوں میں جن کو سال بھر گوشت چکھنے کو نہیں ملتا، جب لحمِ قربانی کا ہدیہ پہنچتا ہے تو شکستہ حال مکینوں کے چہروں کی تمتماہٹ دیکھنے کے قابل ہوتی ہے۔ جھولیں بھر بھر کر اسی طرح دعائیں ملتی ہیں۔ آیئے ہم بھی ان دعاؤں کا ہدیہ حاصل کرنے کے لیے قربانی کے گوشت کو مستحقین تک پہنچانے کی حتی المقدر کوشش کر ڈالیں۔ ان شاء اللہ ایسی قربانی اللہ کے ہاں سب سے زیادہ مقبول ہوگی۔

"حضرت علی رضی اللہ عنہ عرفہ (9 ذی الحجہ) کے دن نمازِ فجر سے ایامِ تشریق کے آخری دن (13 ذی الحجہ) کی نمازِ عصر تک تکبیرِ تشریق پڑھتے تھے۔" (مصنف ابن ابی شیبة:5631)

تکبیراتِ تشریق

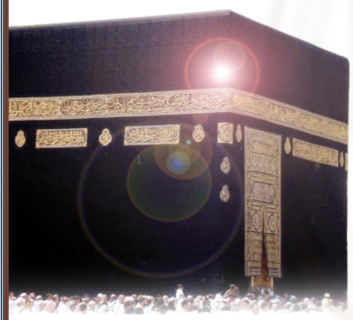

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ

9 ذی الحجہ کی فجر سے 13 ذی الحجہ کی عصر تک ہر فرض نماز کے بعد باجماعت یا تنہا نماز پڑھنے والے مرد پر ایک مرتبہ بلند آواز سے اور عورت پر ایک مرتبہ آہستہ آواز سے یہ تکبیر پڑھنا واجب ہے۔

/DarsequranDaily

مرتب کردہ اُم مریم خولہ

عید الاضحی

رب کی رضا

مولانا طارق جمیل صاحب
کا درس قرآن ڈاٹ کام پر ریکارڈ بیان

عشق جب بھڑکتا ہے تو اللہ کے دیدار کا ایک جذبہ پیدا ہوتا ہے وہ حج ہے۔ اللہ کی ملاقات۔ عاشق چاہتا ہے محبوب سے ملوں۔

معشوق سے ملوں۔ تو حج اسکی تکمیل ہے لہذا حج میں جا رہے ہو تو اللہ کہتا ہے حج تو عشق کا سفر ہے عاشق بن کر آنا۔ جبے اتار کر آنا، کفن پہن کر آ، ایک چادر اوپر ایک چادر نیچے، پگھڑی اتار دے، ٹوپی اتار دے، سرمہ نہی لگانا، خشبو نہی لگانا، کنگی نہی کرنی، خشبودار تیل نہی لگانا، صابن نہی لگانا، جوئیں نہی مارنا، میل نہی اتارنی کیوں؟

عاشق بن کر آ، دیوانہ بن کر آ، طواف کیا ہے؟ محبوب کی طرح ڈھونڈ کہ گھر تو آ گیا اب کہاں ہے۔

تیرے کوچے اس بہانے مجھے دن سے رات کرنا
کبھی اس سے بات کرنا کبھی اس سے بات کرنا۔

اور اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا قربانی کرو خوشی سے کرو۔

کچھ لوگ کہتے ہیں کہ اسکا کیا فائدہ ہمیں اپنے نبی سے سبق لینا ہے آپ ﷺ کے زمانے میں تو بہت غربت تھی تو سو اونٹ کتنے ہزاروں درہم کے بنتے ہوں گے۔ وہ آپ ﷺ غریبوں میں بانٹ دیتے تو اس طرح تقابل نہی کرنا چاہیے یہ بہت بڑی نادانی ہے جب ایک چیز میرے نبی کریم ﷺ سے زندہ ثابت ہے تو اس پر اپنی عقلی دلیلیں دینا یہ ہمارے ایمان کی کمزوری ہے اور ہماری آخرت کا اسمیں نقصان بھی ہے کہ اللہ اور اللہ کا رسول تنقید سے پاک ہے قربانی اصل میں پہچان ہے کہ میں اپنے غلط جذبات پر بھری پھیر رہا ہوں۔

میں اس کے بعد جھوٹ، بے ایمانی، فحاشی، ہر گندے برے گناہ سے بچنے کے لیے اپنے آپ نفس پر بھری پھیر رہا ہوں۔۔

اس قربانی سے ایک پیغام ہے کہ غلط جذبات کو اللہ پر قربان کر دو۔ ہم سے اللہ نہی کہہ رہا قربانی کرو ہم سے کہہ رہا غلط جذبات قربان کر لو۔ اپنے جذبات کو دبا دو جو تمہیں اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے دور کرتے ہیں ان پر چھری چلاو۔ سچ بولنے کے لیے چھری چلانی ہے تو چلاو۔

جو اس نے کہا ہے وہ کرنا ہے اور جو وہ کہتا ہے نہی کرنا اسکو چھوڑنے کے لیے اپنے جذبات کو قرباں کر دو تو یہ ہے قربانی کی اصل حقیقت اور جانور دنبہ ذبح کرنا تو اسکی ایک علامت ہے۔

فاطمہ سعید الرحمن

عیدالاضحی بھی عیدالفطر ہی کی طرح ایک مقدس دن ہے جو ہر سال دنیا بھر میں قربانی کر کے منایا جاتا ہے۔ عیدالاضحی کو بقرہ عید کے نام سے بھی جانا جاتا ہے اور یہ اسلام کا دوسرا اہم تہوار ہے۔

یہ عربی زبان کا لفظ ہے اور اس کی مراد "قربانی" سے ہے۔ اس کا مطلب ہے "قربانی کی عید"۔ یہ تہوار رمضان کے مقدس مہینے کے اختتام کے تقریباً 70 دن بعد منایا جاتا ہے۔ عرب ممالک میں اسے عیدالاضحی کے نام سے جانا جاتا ہے اور ہندوستان میں اسے بقرہ عید کے نام سے جانا جاتا ہے۔ یہ ایک بہت بڑا مسلم تہوار ہے جو بنیادی طور پر حضرت ابراھیم علیہ السلام کی سنت ہے جو حضرت ابراھیم علیہ السلام کے ایمان اور اللہ تعالیٰ پر انکی عقیدت کو بیان کرتی ہے۔

عیدالاضحی بھی عیدالفطر ہی کی طرح ایک مقدس دن ہے جو ہر سال دنیا بھر میں قربانی کر کے منایا جاتا ہے۔ عیدالاضحی کو بقرہ عید کے نام سے بھی جانا جاتا ہے اور یہ اسلام کا دوسرا اہم تہوار ہے۔ عیدالاضحی 10 ذی الحجہ کو حج کے مہینے میں اس وقت ہوتی ہے جب مکہ مکرمہ کے تمام عازمین حج کے واجبات انجام دے رہے ہوتے ہیں۔

پوری دنیا کے مسلمان اس مقدس تہوار عید الاضحی کے لئے بھرپور تیاری کرتے ہیں۔ تمام مسلمان قربانی کے لئے جانور خریدتے ہیں۔ اس کا چاند دس دن پہلے دیکھائی دیتا ہے اور اگلے دس دن کے بعد عید الاضحی منائی جاتی ہے۔ سب بہت خوش نظر آتے ہیں۔

قربانی کا عمل ہر امت میں مقرر کیا گیا۔ البتہ اس کے طریقے اور صورت میں کچھ فرق ضرور رہا ہے۔ انھیں میں سے قربانی کی ایک عظیم الشان صورت وہ ہے جو اللہ تعالی نے امت محمدیہ کو عیدالاضحی کی قربانی کی صورت میں عطا فرمائی ہے جو کہ حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی قربانی کی یادگار ہے حضور نبی کریم ﷺ کا ہر سال قربانی کرنا قربانی کی اہمیت، فضیلت اور تاکید کے لیے کافی ہے۔ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ سیاہ اور سفید رنگت والے اور بڑے سینگوں والے دو مینڈھوں کی قربانی فرما کرتے تھے اور اپنے پاؤں کو ان کی گردن کے پاس رکھ دیا کرتے تھے اور اپنے دستِ مبارک سے ذبح فرماتے تھے۔ (صحیح بخاری)

ہماری تہذیب اور نسل نو

ابو محمد

قومیں اپنی تہذیب وتمدن، ثقافت کی بقا اور توسیع کے لئے بھرپور کوشش کرتی ہیں۔ زیادہ تر لڑی جانیوالی جنگیں دُنیا میں اِسی تہذیب وتمدن اور ثقافت کے بچاؤ یا پھیلاؤ کے لئے لڑی گئیں۔ کسی قوم کی بقا اور عظمت اس کی تہذیب وثقافت کی بقا سے وابستہ ہوتی ہے۔ دُنیا کی زندہ وغیرت مند قومیں اپنے تہذیبی اور ثقافتی ورثہ سے محبت کرتی ہیں اور اس کے تحفظ کے لئے ہر طرح سے تیار رہتی ہیں۔ ہر قوم کی ایک مستقل شناخت ہوتی ہے جو اسے دوسروں سے ممتاز کرتی ہے۔

تہذیب کا تعلق اخلاقیات سے ہے۔ پھر اخلاقی قدروں کا براہ راست تعلق گھر کی تربیت سے ہوتا ہے۔ جو اقوام اپنے تاریخی ورثے کے زیر سایہ اپنی نسل نو کو پروان چڑھاتی ہیں، وہ ہمیشہ زندہ وجاوید رہتی ہیں، کیوں کہ ہر قوم کی بقا و سالمیت اسی میں ہے کہ وہ اپنی روایات واقدار اپنی نئی نسل کو درجہ بہ درجہ منتقل کرتی رہے۔

نسل نو ملک و بام عروج پر پہنچانے کے ساتھ ساتھ تہذیب وتمدن کے بھی وارث ومحافظ ہوتے ہیں۔ ہم تعلیم یافتہ ہونے کے ساتھ ساتھ باشعور بھی ہیں، جدید ٹیکنالوجی کی دور میں بھی بڑی محنت ولگن سے آگے بڑھ رہے ہیں، جدید ٹیکنالوجی ضرور استعمال کریں لیکن اپنی درخشاں تاریخ، ثقافت، زبان و تہذیب سے آگہی بھی ضروری ہے۔ ہمیں اپنے گھر، آس پاس کے ماحول یا بزرگوں سے اپنی تہذیب وروایات کے متعلق کچھ علم ہے؟ اگر نہیں تو جہاں باقی عوامل ہیں وہاں تربیت کا بھی بڑا عمل دخل ہے کیونکہ بچے کی پہلی درس گاہ ماں کی گود ہوتی ہے، جہاں وہ زندگی کا پہلا سبق سیکھتا، اخلاقی تربیت حاصل کرتا ہے، وہ جس ماحول میں آنکھ کھولتا، تربیت پاتا ہے، اس کا اثر بچے کی سوچ و شخصیت پر بھی ضرور پڑتا ہے۔

بڑے چھوٹے میں تمیز، بات کرنے کے اسلوب وہ اپنے والدین کی عادات واطوار ان کی حرکات وسکنات کو اپنانے کی کوشش کرتا ہے۔ والدین جیسا ماحول مہیا کرتے ہیں، اس کی شخصیت اسی سانچے میں ڈھل جاتی ہے۔ وہ جس سانچے میں اپنی اولاد کو ڈھالیں گے، وہ ویسے میں ڈھل جائیں گے۔ اگر نوجوان اخلاقی پستی کا شکار ہیں، تو اس حوالے سے والدین کی ذمے داری ہے کہ وہ شروع ہی سے اپنی اولاد کو ایسی تربیت دیں، کہ وہ اعلیٰ اخلاقی اطوار کے مالک ہوں۔

اساتذہ سے صرف درسی تعلیم ہی نہیں حاصل کی جاتی بلکہ وہ اخلاقی تربیت بھی کرتے ہیں۔ ان کی ہر بات کا طلبہ پر گہرا اثر ہوتا ہے، اسی لیے کہا جاتا ہے کہ استاد کو اپنا کردار اور شخصیت ہمیشہ مثالی رکھنی چاہیے۔ آج نوجوان تذبذب کا شکار نظر آتے ہیں۔ جب گھر میں سازگار ماحول نہیں ملتا، تو وہ انٹرنیٹ، موبائل فون وغیرہ کی طرف مائل ہو جاتے ہیں۔ ہم اپنی اقدار و تہذیب کو اپنے ہاتھوں تباہ کر رہے ہیں۔ نسل نو تک ہماری روایات واقدار و تہذیب منتقل ہی نہیں ہو رہیں۔

نوجوانوں کی بھی ذمے داری ہے کہ وہ اپنے گھر والوں

کے لیے کچھ وقت ضرور نکالیں، کچھ دیر گھر کے بزرگوں وبڑوں کے ساتھ گزاریں، ان کے تجربات کی روشنی میں زندگی گزارنے کے اطوار سیکھیں، اپنے اندر تنقید برداشت کرنے کا حوصلہ پیدا کریں۔ بڑوں یا اساتذہ کی ڈانٹ کو غنیمت جانیں اور اپنی اصلاح کی کوشش کریں ہماری ثقافت، ہماری پہچان ہے۔ ہم وہی قوم ہیں جن کی راہبر اعظم ﷺ نے ظلم و ستم کے پہاڑوں کے ٹوٹنے کے باوجود بھی اخلاق کی اعلیٰ ترین مثال قائم کی۔

آج ہم کیوں ایک دوسرے کے دست و گریبان ہیں ہمارے اختلافات ہماری دشمنی کا باعث کیوں ہیں؟ معاشرہ میں بدامنی عدم برداشت ادب احترام کیوں نہیں 'دراصل یہ اپنی تہذیب سے دوری ہے۔ اپنی تہذیب وثقافت کو زندہ رکھنا ہر فرد بالخصوص نسلِ نو کی ذمے داری ہے کہ وہ جدید ٹیکنالوجی کے استعمال پر کلی طور پر پابندی لگانے کے بہ جائے، اس کے مثبت استعمال کے فوائد اور منفی استعمال کے نقصانات بتائیں، نوجوانوں سے وقت نہ دینے کا شکوہ کرنے کے بہ جائے، ان کے لیے خود وقت نکالیں، کیوں کہ یہ ان کے مستقبل کا سوال ہے اور اپنی روایات وتہذیب کو اسی صورت نسل نو میں منتقل کیا جاسکتا ہے، اگر ایسا نہیں تو نئی نسل جدید تہذیب کے سیلاب میں بہہ جائے گی اور اس کے ذمے دار ہم خود ہوں گے۔

آدابِ زیست کیا ہیں ہمیں یکسر بھول گئے۔ ہم نے مغربی معاشروں کو ترقی کرتے ہوئے دیکھا اور وہاں پھیلی ہوئی روشن خیالی کے دلدادہ ہوگے۔ انہوں نے اپنے متعین کردہ اصولوں میں بہت محنت کی ہے۔ ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ ہم اپنے اقدار میں شب و روز محنت کرتے اور دُنیا کو باور کرواتے کہ ہماری اپنی ایک بہترین تہذیب ہے۔ لیکن ہم نے بے حیائی اور بے باکی میں ان کے ہم پلہ ہوگے۔ جس کی وجہ بے حیائی ہمارے معاشرے میں تیزی سے سرایت کر چکی ہے۔ رہی سہی کسر سوشل میڈیا نے پوری کر رکھی ہے۔ جس سے ہمارے معاشرے میں پچھلے دو تین سال میں بہت تبدیلی آئی ہے جسے خوش آئند ہرگز نہیں کہا جاسکتا۔ جن کے نتائج بھی کچھ اچھے نظر نہیں آرہے ہیں۔ یعنی کہ کوئی بھی ضابطہ اخلاق موجود نہیں ہے۔

یہی درس دیتا ہے ہمیں ہر شام کا سورج مغرب کی راہ طرف جاؤ گے تو ڈوب جاؤ گے۔

آج ہمارے لیے سب سے اہم اپنی شناخت کو بحال رکھنا ہے۔ ہمیں سمجھنا ہو گا کہ ہم کہاں جا رہے ہیں۔ اس وقت ضروری یہ نہیں کہ ہمارا اسٹیٹس اور معیار مغربی ثقافت سے کم ہو رہا ہے بلکہ ضروری یہ ہے کہ ہماری تربیت اور اپنائیت جس سے مغرب محروم ہے وہ ہمیں اپنی تہذیب وتمدن میں ہی ملے گی۔ وہ خوشبو جسے ہم ایک عرصے سے بھولتے آرہے ہیں وہ ہمیں اپنی ہی ثقافت سے ملے گی۔

نہ سمجھو گے تو مٹ جاؤ گے مسلمانو تمہاری داستاں تک نہ ہوگی داستانوں میں ہمیں چاہیے کہ ہمیں دین اسلام نے جو تہذیب سکھائی ہے اسے جاننے اور اپنانے کی کوشش کریں اسی میں ہماری دنیا اور آخرت کی بھلائی ہے۔ اسی صورت میں ہماری بقا ہے۔ ہماری تہذیب کا فرق دُنیا کے ہر پلیٹ فارم پر کھڑے واضح نظر آنا چاہیے۔

/darsequran1

پیام حیاء ٹیم

کی جانب سے امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو

کی خوشیاں مبارک ہو۔

مبارک ماہ کے بابرکت ایام جن میں حجاج عظیم
رکن حج کی ادائیگی میں مشغول ہیں۔
اللہ ان سب کے حج کو قبول فرمائیں انکی برکات
میں امت مسلمہ کو شامل فرمائیں۔
اور سب کی عبادات وقربانی کو اپنے دربار
میں قبول فرمائیں الٰہی...امین

میری ذات ذرہ بے نشاں
قسط 5

ساجدہ بتول

"ایک ہمارا زمانہ تھا۔سب کام خیر خیریت سے ہو جاتے تھے۔ مگر آج کل کی لڑکیوں سے تو کچھ سنبھلتا ہی نہیں ہے۔" ساس نے کہا۔

"شاباش" مردود نے فوراً اس کی پیٹھ پہ تھپکی دی۔

"ہماری مائیں بھی ساتھ ہاتھ بٹاتی تھیں۔" عمر رسیدہ شخص نے کہا۔

"آپ بھی بس دوسروں کی طرف داری کیا کریں۔"

ساس کا منہ پھول گیا۔

مردود کو اب ساس پہ غصہ آرہا تھا کہ وہ غصّے میں مزید کیوں کچھ نہیں کہہ رہی!

اسی وقت ایک جوان شخص اندر داخل ہوا۔ کم عمر نوجوان اب اس کی طرف متوجّہ ہو گیا۔ بچوں نے اب پورے صحن میں دھما چوکڑی مچا رکھی تھی۔ لڑکی بچے کا ڈائپر تبدیل کروا کر اسے اٹھائے کچن میں داخل ہوئی اور اس کا دودھ کا فیڈر تیار کرنے لگی۔۔ اسے یونیفارم دھونے کی فکر کے ساتھ ساتھ اب روٹی پکانے کی فکر بھی ستانے لگی تھی۔

"اُف ابھی مچھلی بھی فرائی کرنا ہے۔" اُس نے بوکھلاتے ہُوئے سوچا "چار بچے، شوہر، وقت بے وقت آدھمکنے والے نند اور دیور۔ ساس اور سسر۔ اِتنے لوگوں کو میں اکیلی پال رہی ہوں۔ پھر بھی اگر ذرا سی کوئی اُونچ نیچ ہو جائے تو امّاں رائی کا پہاڑ بنا یا کرتی ہیں۔"

"تُم جواب میں پہاڑوں کی لائن لگا دیا کرو۔" مردود نے آخر انگلی لگا ہی دی۔

"میرے شوہر میری گردن مروڑ دیں گے اگر میں نے ایسا کیا۔ ابھی اچھائیاں کر کے ہی جان مصیبت میں اٹکی ہوئی ہے۔ بُرائی کی تو پھر اللہ ہی حافظ۔"

"اُوئی" مردود چیخ مار کر اس کے دماغ میں سے نکل گیا کیونکہ لڑکی نے بے ارادہ ہی سہی، اللہ کا نام جو لے دیا تھا۔

"اب وہ ایک طرف کھڑا حسرت سے پریشر ککر اور مسالے لگی مچھلی کو دیکھ رہا تھا۔ اس نے تو انگلی لگا کر ہی تباہی مچنے کا خواب دیکھا تھا مگر یہاں دال گلتی نظر ہی نہ آرہی تھی۔۔۔ کیونکہ وہ کل جل گئی تھی۔

"گھٹیا ترین کام۔۔۔ گھٹیا ترین کام" وہ چیف کے الفاظ کی گردان کرنے لگا۔ "آخر

ایساکون ساکام ہواور کیسے سرزد ہو! یہ محتاط قسم کی لڑکیاں ایساکوئی کام ہونے بھی دیں گی کیا!'' دھوئیں کی شکل میں سوالیہ نشان بناوہ بے بس ہوکر وہاں سے بھی نکل آیا۔بھوک کی وجہ سے اس کی اڑنے کی رفتار کم ہوگئی تھی۔ اگرچہ وہ اپنی فطری تیزاڑان کی وجہ سے انتہا ی تیز اڑتاتھا۔

اُسے کچھ معلوم نہ تھاکہ آنے والے وقت میں اس کی وجہ سے پورے ملک میں ایک نیامسئلہ سوال بن کر کھڑاہونے والاہے اور لوگوں کے ذہن منتشر ہونے ہی والے ہیں۔کچھ دیر بعد وہ ایک اور گھر میں اُتر گیا۔سامنے کامنظر دیکھ کراس کی آنکھوں میں چمک آگئی۔ اُسے امید کااندھیرا نظر آگیاتھا۔یہاں سب کچھ اُسے اپنے حق میں محسوس ہورہاتھا۔ایک کونے میں ایک لڑکی فرش پہ سُکڑی سمٹی بیٹھی تھی۔اس کے سامنے دومرد اور تین عورتیں غصے سے تنے کھڑے تھے۔اچانک مرد کی لات بلند ہوئی اور لڑکی کے پیٹ میں لگی۔''تف ہے مجھ پر جو تمہیں بیاہ کرلایا۔ تمہیں بیوی کہتے ہوئے مجھے شرم آتی ہے۔''

لڑکی کراہ کر پیچھے کو گرگئی۔

مفلوج

عائشہ فیض کراچی

پورے علاقے میں ان کی شان و شوکت کے قصیدے پڑھے جاتے۔۔۔عورتیں 'حسرت' سے دیکھا کرتیں۔۔۔بچوں کے بارے میں کوئی سوال کرتاتو گردن 'غرور' سے تن جاتی۔۔۔وہ بچوں کے 'نام و مرتبے' گنواتیں۔۔۔ہر بچہ 'کامیاب' تھا۔۔۔کامیابی کو فقط تین چیزوں سے تولا جاتا۔۔۔دنیاوی تعلیم،دولت،مرتبہ

فالج کااٹیک ہوئے پندرہ سال گزر چکے تھے۔۔۔بچے روبوٹ نما 'نرس' رکھ کر گویاسارے حقوق سے 'دستبردار' ہو گئے تھے۔۔۔رابطہ موبائل کی اسکرین تک محدود تھا۔۔۔اس پورے عرصے میں ایک بار بھی وہ ماں کاحال پوچھنے نہ آسکے۔۔۔'مفلوج' وہ تھے یا ماں۔۔۔!

سفر حج مبارک کی رواں داد

حج کا رکن اعظم وقوف عرفات

عذرا خالد

حج اسلام کے بنیادی ارکان میں اہم ترین رکن ہے۔

اس رکن کو انجام دینا بھی رب العزت نے صرف زندگی میں ایک بار فرض کیا ہے۔

حج زندگی میں ایک مرتبہ جو صاحب استطاعت ہو، اس پر لازم ہے کہ وہ اس اہم عبادت کو انجام دے۔

سورہ ال عمران میں ارشاد ربانی ہے کہ:

اور لوگوں میں سے جو لوگ اس تک پہنچنے کی استطاعت رکھتے ہوں ان پر اللہ کے لیے اس گھر کا حج کرنا فرض ہے، اور اگر کوئی انکار کرے تو اللہ دنیا جہان کے تمام لوگوں سے بے نیاز ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فرمان اور نبی مکرم ﷺ کے ارشادات سن کر ہمیشہ دل سے دعا نکلتی تھی اے اللہ ہم بہت گناہ گار ہیں ہم کو بھی اپنے گھر کی زیادت نصیب کر دے۔

سالوں دعاؤں کا سلسلہ چلتا رہا جو وہاں سے اتا دوڈ کر اس سے ملنا وہاں کی باتیں سننا سب بہت اچھا لگتا تھا۔ بس دل کہتا تھا کہ کسی طرح اڑ کر اللہ کے گھر پہنچ جاؤں

حضور ﷺ ایسا کوئی انتظام ہو جائے
سلام کے لیے حاضر غلام ہو جائے

صد شکر الحمد للہ ۲۰۱۲ میں میرے رب نے میری اور میرے شوہر کی دعاؤں کو قبول فرمالیا اور اپنی مہمان نوازی کے لئے بلالیا۔

ایک شفیق اور مہربان ماں کی طرح دنیا کے ہر کونے، حصے سے ائے لوگوں کو مکہ مکرمہ کی مبارک زمین اپنے دامن میں سمو لیتی ہے۔ یہ سب باتیں ذہن میں چل رہی تھیں اور ہم نے لرزتے قدموں سے جانے کی تیار ی شروع کر دی۔

اخر کار زندگی کا وہ قیمتی ترین لمحہ اگیا اور لبوں پر لبیک کا ترانہ پڑھتے ہوئے

لَبَّیْکَ اللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ، لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ، اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ وَالْمُلْکَ لَکَ، لَا شَرِیْکَ لَکَ

ہم نے مکہ پہنچ کر عمرہ ادا کیا اس رب کا ہزار ہا شکر کہ مکہ کی فضاؤں میں اب ذی الحج کے چاند کا انتظار ہے۔

مکہ مکرمہ کے آسمان پر جہاں سے ہر لمحہ تجلیات کا ظہور ہوتا رہتا ہے اسی پرنور آسمان پر ذی الحجہ کا مبارک چاند نمودار ہوتا ہے۔

اس وقت کی دل کی کیفیات بیان کرناج بھی ناممکن ہے۔ ہمارے سب ساتھی ایک دوسرے کو چاند کی مبارک باد دے رہے تھے اور سب ساتھ ہی اللہ تعالیٰ سے حج اسان کرنے کی اور اچھا سا قبول کرنے کی دعائیں بھی کر رہے تھے ایک خوبصورت پاکیزہ سماں تھا۔ الحمد للہ ذی الحج کی صبح سے سفر حج شروع ہوا۔

مکہ مکرمہ کے چاروں طرف سفید چادروں میں لپٹے توحید کے پروانے لبوں پر ایک ہی ترانہ سجائے منی کی وادی میں لگے خیموں کی طرف رواں دواں ہیں۔

مکہ مکرمہ کی وادی کے کالے پہاڑ سفید نظر آنے لگتے ہیں ہر سو ایک ہی اواز سنائی دیتی ہے لبیک اللھم لبیک۔

منی میں خیمہ میں پہنچ کر سامان رکھا خیمہ میں ہی نماز ظہر ادا کی۔سب ساتھی خواتین نے ایک دوسرے سے حال احوال دریافت کیے۔اس کے بعد سب تھوڑی دیر کے لیے ارام کے لیے لیٹ گئے کیونکہ شام کو میدان عرفات کی طرف کا سفر شروع کرنا تھا۔

میدان عرفات مکہ مکرمہ سے 22 کلو میٹر دور ہے جبکہ وادی منی سے 10 کلو میٹر اور مزدلفہ سے 6 کلو میٹر۔ میدان عرفات شمال سے جنوب تک 12 کلو میٹر اور مشرق سے مغرب تک 5 کلو میٹر پر محیط ہے۔میدان عرفات حدود حرم مکی الشریف کے باہر واقع ہے۔

میدان عرفات دنیا کا واحد میدان ہے جو صرف ذوالحج کو توحید کے پروانے اباد کرتے ہیں۔

عصر کے وقت سے اعلانات ہو رہے تھے نماز مغرب کے بعد میدان عرفات کا سفر شروع ہو گا۔

دل کی عجیب کیفیت تھی کہ میدان عرفات جو حج کا رکن اعظم ہے۔

جہاں پیارے نبی مکرم ﷺ نے دین کے مکمل ہونے کا اعلان کیا۔نبی مکرم ﷺ نے زندگی کا پہلا اور آخری حج ادا فرمایا۔

اس موقع پر ہمارے گروپ کی ایک خاتون نے حجۃ الوداع کے حوالے سے ایک حدیث سنائی کہ:

صحیح مسلم میں حضرت جابرؓ حجۃ الوداع والی حدیث میں فرماتے ہیں:"پھر رسول اللہ ﷺ (منیٰ سے عرفات کی سمت چلے تو قریش کا گمان تھا کہ نبی کریم ﷺ مزدلفہ ہی قیام فرمائیں گے جیسا کہ قریش زمانہ جاہلیت میں کیا کرتے تھے) لیکن آپ ﷺ آگے تشریف لے گئے یہاں تک کہ عرفات میں پہنچ گئے جہاں وادئ نمرہ میں آپ کے لیے خیمہ لگایا گیا تھا۔ آپ ﷺ نے وہاں قیام فرمایا۔جب سورج ڈھل گیا تو آپ نے اپنی اونٹنی قصویٰ کو تیار کرنے کا حکم دیا۔آپ ﷺ اس پر سوار ہو کر وادئ نمرہ کے بیچ میں تشریف لائے۔وہاں آپ ﷺ نے لوگوں کو خطبہ دیا"۔

یہ حدیث سن کر دل کو ایک سکون سا محسوس ہوا کہ ہم بھی اسی جگہ جا رہے ہیں جہاں دین کے مکمل ہونے کا اعلان کیا گیا۔مغرب سے پہلے ہی سب نے ایک چھوٹے بیگ میں ضروری سامان اور ادویات تیار کرلیں۔

نماز مغرب کے بعد اللہ کے حضور خوب رو رو کر دعائیں کیں کہ ہماری عبادات کو ہمارے وقوف عرفات کو اچھا سا قبول فرمالیں۔

سفر حج کا دوسرا مرحلہ شروع ہوا سب اپنے اپنے گروپ کے ساتھ بسوں میں لبیک کا ترانہ پڑھتے ہوئے سوار ہو گئے۔لبیک اللھم لبیک۔

کافی لمبا سفر جس میں پیدل چلنا بھی شامل تھا دات کے غالباً دس گیارہ بجے ہم میدان عرفات میں داخل ہوئے۔

جاری ہے۔۔

سیرۃ النبی ﷺ

قسط نمبر: 2

زوجہ محمد اقبال

تو بی بی جنت معلی کے مقام تک حضرت ابراھیم کے پیچھے دوڑیں ابراھیم علیہا السلام اونٹنی پر سوار تھے اور خاموش ہو کر جا رہے تھے

آخر بی بی نے کہا کہ ایک بات تو بتاؤ کہ کیا تمھارے خدا نے تمھیں یہ حکم دیا ہے یا تم خود ہم سے ناراض ہو؟ تو اب اللہ کا حکم آیا جواب دے دو، آپ نے فرمایا اِنَّ اللہ اَمرَنِی، اللہ نے مجھے حکم دیا ہے، اب بی بی ہاجرا کے قدم رک گ اور علمانے لکھا ہے کہ بی بی نے فرمایا حسبن اللہ و نعم الو کیل کہ اے خلیل اب تم جاؤ، ہمیں بھی اللہ کافی ہے، اگر اللہ نے یہ حکم دیا ہے تو اللہ بھی ہمیں ضائع نہیں کرے گا کیونکہ اگر اللہ ہمیں مارنا چاہتا تو فلسطین میں ہی مار دیتا، اس مقام پہ جو تم کو چھوڑنے کا حکم تمھیں اللہ نے دیا ہے تو اب اللہ ہمیں ضائع نہیں کرے گا

اور ایک روایت میں ہے کہ بی بی کی زبان مبارک سے جو کلمہ نکلا وہ کلمہ تھا حسبن اللہ و نعم الو کیل ہمارے علما فرماتے ہیں جب ہمارے خلیل کو آگ میں ڈالا گیا تو ان کی زبان مبارک سے بھی یہی کلمہ نکلا تھا حسبن اللہ و نعم الو کیل اور جب جنگ احد میں صحابہ رضوان اللہ اجمعین پر دشمنوں نے حملہ کیا اور یہ کیفیت تھی کہ اللہ کی وسیع تر زمین تنگ ہو گی اور بالکل یقین ہو گیا ہلاکت کا اس وقت بھی صحابہ کی زبان سے نکلا حسبن اللہ و نعم الو کیل سیدۃ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ ھا پر جب تہمت لگی اتنا بڑا الزام لگا عصمت رسول پاک ﷺ پر تو جب بی بی کو خبر ملی کہ آپ پر یہ الزام لگا ہے تو بی بی کی زبان مبارک سے نکلا حسبن اللہ و نعم الو کیل اس لیئے علماء نے اس پر بڑی کتابیں لکھی ہیں اس لیئے ہر ظاہری مشکلات باطنی مشکلات دنیاوی مشکلات نوکری کی مشکلات دشمنوں کی مشکلات اگر آدمی اس کو یقین کامل سے پڑھے تو اللہ تبارک تعالیٰ کی رحمت سے اللہ تمام مشکلات حل فرما دے گا جس جس نے یہ پڑھا ہے اللہ نے اس کی مشکلات حل فرما دی ہیں اس لیئے علما نے لکھا ہے کہ یہ کلمہ مبارک ایک اکسیر ہے جس جس کو لگا اس کو سونا بنا دیا لیکن شرط یہ ہے کہ اس پر یقین ہو ایمان ہو اور پھر پڑھنے کے لیئے قید نہیں کہ وضو ہے نہیں ہے بیٹھے ہیں لیٹے ہیں جب یاد آیا تو پڑھ لیا اور جس مشکل کے لیئے پڑھیں گے دور ہو گی اللہ نے فرمایا میرے نبی ﷺ کے صحابہ نے اس کلمہ کو پڑھا تو ہم نے ان کو نعمتوں کے ساتھ واپس لوٹایا ہم نے پھر ذرا بھی تکلیف نہیں پہنچنے دی یہ، علماء فرماتے ہیں کہ بی بی ہاجرا کی زبان مبارک سے بھی یہی کلمہ نکلا حسبن اللہ و نعم الو کیل اور پھر بی بی ہاجرا حضرت ابراھیم علیہ السلام کو وداع کر کے واپس آ گئیں۔

جاری ہے۔۔۔۔۔

خواتین کے مسائل

دارالافتاء الاخلاص

ذی الحجہ کا چاند نظر آنے کے بعد چہرے اور ہاتھ وغیرہ کے بالوں کا ویکس wax کروانا(فتوی نمبر:18044)

س: مفتی صاحب! کیا خواتین ذی الحجہ کے دس دنوں میں چہرے اور ہاتھ کے بالوں کا ویکس کرواسکتی ہیں؟ رہنمائی فرمائیں

ج: واضح رہے کہ قربانی کرنے والے کے لیے مستحب ہے کہ ذی الحجہ کا چاند نظر آنے کے بعد سے قربانی کرنے تک اپنے ناخن، سر، بغل، زیرناف اور جسم کے کسی حصہ کے بال نہ کاٹے، جیسا کہ حدیث شریف میں ہے: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب تم ذی الحجہ کا چاند دیکھ لو اور تم میں سے کسی کا قربانی کرنے کا ارادہ ہو تو وہ اپنے بال اور ناخن کاٹنے سے رک جائے۔ (صحیح مسلم، حدیث نمبر:1977)

لہذا جن خواتین کا قربانی کرنے کا ارادہ ہو تو ان کے لیے مستحب یہ ہے کہ ذی الحجہ کا چاند نظر آنے کے بعد سے قربانی کا جانور ذبح ہونے تک چہرے اور ہاتھ وغیرہ کے بال ویکس wax نہ کروائیں، لیکن اگر کسی نے کروالیے تو اس میں کوئی گناہ نہیں ہوگا۔ (رد المحتار:181/2 ط: دارالفکر)

عورت کا قربانی کا جانور ذبح کرنے کا شرعی حکم (فتوی نمبر: 4870)

سوال: مفتی صاحب! کیا عورت قربانی کے جانور کو ذبح کرسکتی ہے؟

جواب: اگر عورت شرعی طور پر جانور ذبح کرنا جانتی ہو تو عورت قربانی کا جانور ذبح کرسکتی ہے۔ (صحیح البخاری: قبیل رقم الحدیث:5559)

جانور ذبح کرتے وقت حصہ داروں کے نام لینا ضروری نہیں (فتوی نمبر:9663)

سوال: مفتی صاحب! اجتماعی قربانی میں ذبح کے وقت تمام حصہ داروں کے نام خاص طور سے پوچھے جاتے ہیں، کیا ذبح کے وقت تمام حصہ داروں کے نام بتانا ضروری ہیں؟ اور اگر ذبح کرتے وقت نام نہ لیے جائیں تو کیا قربانی درست نہیں ہوگی؟

جواب: اجتماعی قربانی میں مشترکہ جانور ذبح کرتے وقت حصہ داروں کے نام پکارنا ضروری نہیں ہیں، ذبح کرتے وقت ان کی طرف سے قربانی کی نیت کرنا کافی ہے۔ (بدائع الصنائع:71/5، ط: دارالکتب العلمیة)

کیا بقرہ عید کی نماز سے پہلے کچھ نہیں کھانا چاہیے؟ (فتوی نمبر:5602)

سوال: مفتی صاحب! میں نے سنا ہے کہ بقرہ عید کی نماز کے لیے جانے سے پہلے کچھ نہیں کھانا چاہیے، بلکہ نماز پڑھ کر واپس آنے کے بعد کھانا چاہیے، کیا یہ بات درست ہے؟

جواب: حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عادتِ مبارکہ یہ تھی کہ آپ ﷺ بقرہ عید کی نماز کے لئے جانے سے پہلے کچھ بھی تناول نہیں فرماتے تھے، بلکہ عید کی نماز پڑھنے کے بعد عید گاہ سے واپس آکر اپنی قربانی کے جانور کی پکی ہوئی

کلیجی کھاتے تھے۔

جیسا کہ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر کے لئے نہ نکلتے، جب تک کہ کچھ کھانہ لیتے، اور بقرہ عید میں آپ کچھ کھائے بغیر جاتے، اور واپس آکر اپنی قربانی کی پکی ہوئی کلیجی کھاتے۔(السنن الکبری للبیہقی:283/3)

اس لئے بہتر یہ ہے کہ بقرہ عید کی نماز کے لئے جانے سے پہلے کچھ نہیں کھانا چاہیے، چاہے واپس آکر قربانی کرے یا نہ کرے۔

شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسن صاحب دیوبندی رحمتہ اللّٰہ علیہ کا واقعہ

شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسن صاحب دیوبندی رحمتہ اللہ علیہ کا معمول تھا کہ قربانی کا جانور خود پالتے خود چارہ کھلاتے ایام قربانی جب قریب آتے تو گھانس چارے میں کمی کر دیتے اور بالٹی بھر کر دودھ جلیبی کھلاتے قربانی کے جانور کو مہندی لگاتے،

ایک دفعہ ایک قربانی کا بچھڑا آپ رحمتہ اللہ علیہ سے بہت زیادہ مانوس ہوا آپ رحمتہ اللہ علیہ اسے اپنی اولاد کی طرح رکھتے شیخ الہند رحمتہ اللہ علیہ جب درس حدیث دیتے تو وہ بچھڑا دار الحدیث کے باہر بیٹھ جاتا جب آپ رحمتہ اللہ علیہ سبق سے واپس جاتے وہ آپ رحمتہ اللہ علیہ کے پیچھے پیچھے واپس ہوتا قربانی کرتے وقت شیخ الہند رحمتہ اللہ علیہ کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے،

قربانی کے جانور کی خدمت کرنا خیال رکھنا مہندی لگانا اسے پیار کرنا شو بازی یا ندیدہ پن نہی بلکہ شعائر اسلام کے ساتھ اپنے جذباتی لگاؤ کا اظہار ہے،

مغربی کلچر سے اظہار محبت کیلئے لوگ کتوں پر فخر کرتے ہیں جبکہ وہ قابل فخر نہی، مسلمان کیلئے قربانی کے جانور سے محبت قابل فخر ہونا چاہیے،

مدینے کے باسی

مدینے کی باد صبا کا گذر ہو
وہیں مستقر ہو وہی رہ گذر ہو

وہیں زیست کا سارا سامان زر ہو
یونہی ساری مایا خدا کی نظر ہو
مدینے کی باد صبا کا گذر ہو
وہیں مستقر ہو وہی رہ گذر ہو

رگ جاں میں خوشبو وہاں کی بسی ہو
صفات محمد (ﷺ) زباں کی تری ہو
حیات محمد جہاں کی شبی ہو

حبیب خدا کا جہاں بھی ذکر ہو
مدینے کی باد صبا کا گذر ہو
وہیں مستقر ہو وہی رہ گذر ہو

مشرف مجھے اس سعادت سے کردے
مزین مجھے اس لطافت سے کر دے
معطر مجھے ان ہوائوں سے کردے
منور مجھے ان فضائوں سے کردے
ہے جو زیست باقی وہیں پہ بسر ہو
مدینے کی باد صبا کا گذر ہو

وہیں مستقر ہو وہی رہ گذر ہو
ودیعت مجھے خاک بطحا کی کردے
عنایت مجھے خاک یثرب کی کردے

عطا بہر رحمت میسر یہ کردے
تیقن کو میرے لب جان کردے
میری روح کا گوشہ گوشہ نذر ہو

مدینے کی باد صبا کا گذر ہوو
وہیں مستقر ہو وہی رہ گذر ہو

بنت صدیقی کاندھلوی

سیرۃ ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام اور فریضۂ قربانی

بیگم سیدہ ناجیہ شعیب احمد

ماہ ذی الحج شروع ہو چکا ہے عید الاضحیٰ کی آمد آمد ہے یہ مبارک مہینہ نہ صرف یہ کے عالم اسلام کے لیے اسلام کے پانچویں رکن حج بیت اللہ کی روح پرور اور مبارک ساعتیں اپنے ساتھ لے کر آتا ہے بلکہ اس کے ساتھ ساتھ اس ماہ مقدس کا دامن مسلمانوں کے مذہبی تہوار عید الاضحیٰ کی خوشیوں سے بھی مزین ہوتا ہے۔

حج بیت اللہ کی سعادت حاصل کرنا ہر عاقل، بالغ مسلمان پر جو کہ سفرِ اخراجات متعلقہ حج اور اس سے کا متحمل ہو سکے، زندگی میں ایک مرتبہ فرض ہے۔ ہر مسلمان کی دلی آرزو ہوتی ہے کہ اسے یہ سعادت نصیب ہو۔

روئے زمین پر ہر سال شمعِ توحید کے پروانوں کا یہ فقید المثال اجتماع کرۂ ارض پر آباد مختلف رنگ و نسل اور جغرافیائی خطوں سے تعلق رکھنے والے مسلمانوں کے مابین عملی یگانگت کا وہ عظیم الشان مذہب پیش کرتا ہے جس کی نظیر نہیں ملتی۔

بیت اللہ میں قدم رکھتے ہی زائرین زائرین حج کعبۃ اللہ کی عظمت اور ہیبت میں گم ہو جاتے ہیں اور مالک الملک کی کبریائی کا اقرار کرتے ہیں۔ مقام ابراہیم حضرت ابراہیم خلیل اللہ کی یاد تازہ کرتا ہے جنہوں نے اپنی پروردگار سے دعا فرمائی جو کہ کلام پاک میں موجود ہے۔ ترجمہ:

"اے میرے رب! میری اولاد سے ایک پیغمبر مبعوث کیجیے، جوان کو تیری آیتیں پڑھ پڑھ کر سنائے، کتاب اور دنائی سکھائے، ان کے دلوں کو پاک کرے۔ بے شک تو غالب اور حکمت والا ہے۔ (القران)

شیر خوار حضرت اسماعیل علیہ السلام کی ایڑیاں رگڑنے کے مقام سے چاہِ زمزم اللہ رب العزت نے ایسا جاری فرمایا کہ صدیاں گزر جانے کے باوجود ابھی تک یوں ہی رواں دواں ہے۔ بے شک اللہ رب العزت صاحب ذو الجلال والا کرام ہر شے پر قادر ہے۔

صفا مروہ کے مابین سعی کا منظر اپنے لختِ جگر کی تشنگی سے بے تاب ہو کر حضرت بی بی ہاجرہ کے پانی کی تلاش میں تپتے صحرا میں دوڑتے پھرنے کی یاد تازہ کرتا ہے تو کہیں پہاڑ کی بلندی پر غار حرا جہاں نبی آخری الزماں صلی اللہ علیہ وسلم پر پہلی وحی نازل ہوئی۔

گویا مناسکِ حج تاریخِ اسلامی کے منظر نامے پر اس طرح ضوفشانی کرتے نظر آئے کہ زائرین کے دلوں میں جا گزیں بہت سے واقعات کی یادیں اپنے سیاق و سباق سمیت زندہ ہو جاتی ہیں۔

قربانی کرنا حج کے ارکان میں شامل ہے لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ دنیا بھر میں وہ مسلمان جو صاحب استطاعت نہ

ہونے کے سبب فریضۂ حج ادا نہیں کر پاتے وہ ذی الحجہ کی 10، 11 اور 12 تاریخ کو حسبِ توفیق راہِ خدا میں جانوروں قربانی کرتے ہیں۔ کیوں کہ وہ یہ جانتے ہیں کہ اس مقدس مذہبی تہوار یعنی عیدالاضحیٰ کے موقع پر قربانی کرنا ہی اس کی خصوصیت ہے اور یہ اللہ رب العزت کے جلیل القدر پیغمبر حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اس قربانی کی یادتازہ کرتی ہے جو انہوں نے راہِ خدا میں دی۔ یہ ایک ایسی لازوال قربانی ہے کہ جس کے راستے میں انسان کا نفس، جبلّی، رحم دلی، خصوصاً شفقتِ پدری اور دیگر بے شمار جذبات حائل ہوتے ہیں۔ حضرت ابراہیم خلیل اللہ کو خالقِ دوجہاں کی جانب سے یہ عظیم سعادت نصیب ہوئی کہ نہ صرف خود انہوں نے بلکہ ان کے فرزند ارجمند حضرت اسماعیل علیہ السلام نے حکم خداوندی کے آگے سر تسلیم خم کیے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے لختِ جگر کو راہِ حق میں قربان کرنے کا ارادہ فرمایا۔

اللہ رب العزت کی حکمت دیکھیے کہ عین وقتِ ذبح حضرت اسماعیل علیہ السلام کی جگہ ایک جنتی دنبہ بھیج دیا گیا جس کی گردن پر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے چھری پھیر دی۔ یوں اپنے پیارے خلیل کو اس کڑے امتحان میں کامیاب اور سرخرو فرمایا صرف یہی نہیں بلکہ اُمتِ مسلمہ کے لیے اس سنت ابراہیمی کے اتباع کو پسند فرمایا۔ قرآن پاک میں اس واقعہ کا تذکرہ اللہ رب العزت اس طرح فرماتے ہیں۔

ترجمہ: ”لڑکا (حضرت اسماعیل) جب اس عمر کو پہنچا کہ باپ کے ساتھ دوڑ سکے تو باپ نے کہا: ”فرزندِ من! میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میں تمہیں ذبح کر رہا ہوں تو دیکھو اس میں تمہارا کیا خیال ہے۔“ بیٹے نے کہا: ”اے میرے باپ! جو حکم ملا ہے اس سے گریز نہ کیجئے آپ مجھے ان شاء اللہ صابر پائیں گے۔“ سورہ الصافّات (آیت 102)

لہٰذا ہر سال عید الاضحیٰ کے موقع پر عالم اسلام کے تمام مسلمان اس مقدس فریضے کی ادائیگی انتہائی عقیدت و احترام سے کرتے ہیں۔ یہاں ایک اہم بات کا تذکرہ ناگزیر محسوس ہوتا ہے کہ اس سعادت (حج و قربانی) کے حصول

عیب والے جانور کی قربانی درست نہیں!

درج ذیل جانوروں کی قربانی درست نہیں:

- سینگوں کا جڑ سے اکھڑ ہوا جانور
- اندھا، کانا یا لنگڑا جانور
- پیدائشی طور پر بالکل کان کٹا یا تہائی (1/3) سے زیادہ کان یا دُم کٹا جانور
- ایسی بیماری یا کمزوری کہ جانور قربانی کی جگہ تک چل کر نہ جا سکے۔
- دانتوں کا بالکل نہ ہو یا اتنے کم ہو کہ جانور گھاس بھی نہ کھا سکے۔
- اس حد تک پاگل پن کہ جانور چارہ وغیرہ بھی نہ چر سکے۔

/Darsequraninternational

کے دوران اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہماری تمام تر توجہ نیک نیتی اور خلوص پر مرکوز رہے آمین۔ ویسے بھی دنیاداری کی خاطر کی گئی نیکیوں سے حاصل ہونے والے فوائد دنیا تک ہی محدود رہتے ہیں اور خالصتاً اپنے رب کی فرمانبرداری اوراس کے قرب ورضا کے حصول کے لیے کی گئی کوششوں کی برکات دنیا اور آخرت دونوں میں باعثِ راحت اور آسودگی ہوں گی ان شاءاللہ۔ دوسری طرف جانب دیکھا جائے تو ہماری شخصیت اور روزمرہ معمولات، عادات پر بھی اس کا واضح اثر پڑتا ہے۔ مال ودولت جو کہ عموماً انسان کو کافی عزیز ہوا کرتے ہیں جن کے حصول کی کوشش اور جستجو میں وہ شب وروز ہمہ تن مصروف رہتے ہیں اور جنہیں پانے کے بعد انہیں اپنی محنت اور کوششوں کا صلہ قرار دیتے ہیں اور پھر اس مالِ فانی کو اپنی ملکیت سمجھتے ہیں حتیٰ کہ حق داروں کے حقوق کی ادائیگی بھی احسان کے مترادف معلوم ہوتی ہے حالانکہ ہم جانتے ہیں کہ مال کی یہی محبت انسان کو اس کے مقام سے کہیں نیچے پستیوں میں گرا دیتی ہے۔

عیدالاضحیٰ کے موقع پر قربانی کرنا ہم میں اس بات کے لیے آمادہ کرنے کی خصوصیت پیدا کرتا ہے کہ اپنی متاعِ عزیز کو حکمِ خداوندی کی خاطر راہِ خدا میں نچھاور کر سکیں۔

آیئے بقرہ عید کے اس تہوار میں نفس، انا قربان کر کے اپنے ارد گرد بسنے والے افراد کو اپنی خوشیوں میں شامل کریں۔

حج کی فرضیت

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا، لوگو! تم پر حج فرض کیا گیا ہے لہٰذا حج کروٗ، ایک آدمی نے کہا، کیا ہر سال؟ اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ ﷺ خاموش رہے حتیٰ کہ اس نے یہ کلمہ تین بار دہرایا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر میں کہہ دیتا ہاں تو واجب ہو جاتا اور تم اس کی استطاعت نہ رکھتے، پھر آپ ﷺ نے فرمایا تم مجھے اسی بات پر رہنے دیا کروٗ جس پر میں تمہیں چھوڑ دوں تم سے پہلے لوگ کثرت سوال اور اپنے انبیاء کرام علیہ الصلوۃ والسلام سے زیادہ اختلاف کی بنا پر ہلاک ہوئے، جب میں تمہیں کسی چیز کا حکم دوں تو بقدر استطاعت اسے کرؤ اور جب کسی چیز سے منع کروں تو اسے چھوڑ دو۔٠ (صحیح مسلم شریف 3257)

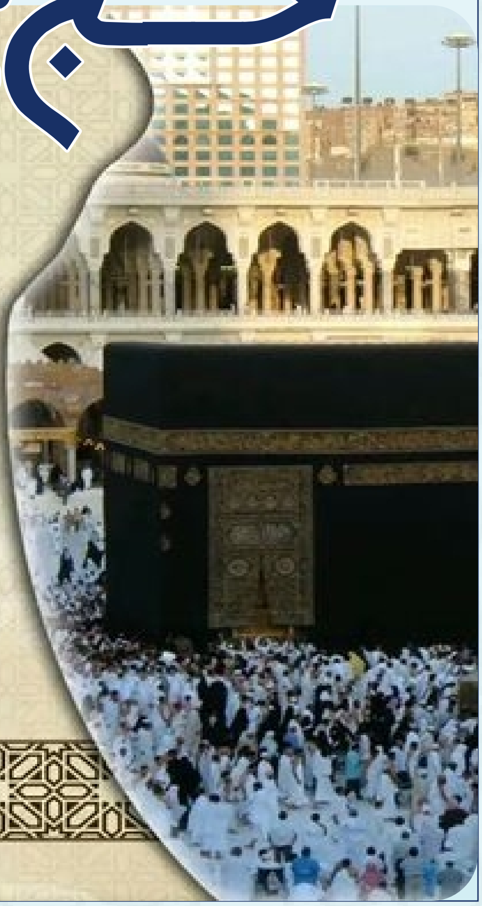

باجی! آپ سے ایک بات کرنی تھی میری کام
والی مجھ سے مخاطب تھی کچھ جھجھک بھی رہی تھی۔۔۔۔۔
میں کام میں مصروف تھی۔ مجھے لگا۔۔۔وہ پیسے وغیرہ

بنت احمد کراچی

وقفِ قربانی

مانگے گی کسی ضرورت کے لئے اس وجہ سے کچھ بیزاری
سے اسکی طرف دیکھا!! ہاں بولو! میں نے اسکی طرف
دیکھا تو اسنے کچھ پیسے میری طرف بڑھائے۔ یہ کیا ہے میں
نے حیرت سے اسکی طرف دیکھا!!۔۔۔۔۔
باجی آپ "فلسطین" کے لئے کام کررہی ہیں تو یہ
"بیس ہزار" روپے ہیں یہ بھی آپ ان میں شامل کرلیں وہ
بول رہی تھی۔ اور میں حیرت سے اسکی شکل دیکھ رہی تھی
بیس ہزار؟ اتنی بڑی رقم تمھارے پاس کہاں سے آئی؟ مجھ
سے کچھ بولا نہیں جارہا تھا اسنے مجھے دیکھا اور بولی! بقرہ عید
آنے والی ہے میرے بچے کب سے کہہ رہے تھے کہ اس
سال ہم بھی قربانی کریں گے قربانی ہم پر تو فرض ہی نہیں
ہے اور ہماری اتنی حیثیت بھی نہیں ہے مگر بچوں کی خوشی
کے لئے میں نے بی سی ڈالی تھی اور سب ملکر جمع کررہے
تھے۔۔۔
پھر فلسطین کے بارے میں سنا اور ایسی ایسی خبریں
سننے کو مل رہی ہیں کہ کلیجہ کانپ جاتا ہے وہ لوگ بھوک
سے مررہے ہیں ہم غریب لوگ کچھ
اور توان کے لئے نہیں کرسکتے مگر یہ
پیسے تھے تو اصل قربانی کے لئے مگر
اصل قربانی اپنے دل کی خوشی کو چھوڑ
کر اللہ کے بندوں کے لئے قربانی دینا
ہے اور ھم پر قربانی فرض بھی نہیں۔
اگر زندگی رہی تو قربانی کے
لئے اور پیسے جمع کرلیں گے مگر اس
وقت ہمارے ان فلسطین کے بہن بھائیوں کے لئے زیادہ
ضرورت ہے میرے پاس ابھی یہ ہی ہیں اور جمع کرکے
آپ کو دوں گی ابھی یہ ہی رکھ لیں میں سکتہ کی کیفیت میں
تھی۔ اور۔ کچھ بولا بھی نہیں جارہا تھا مجھے خاموش دیکھ کر وہ
کہنے لگی باجی دیر ہورہی ہے دوسرے گھر کام کے لئے جانا
ہے یہ کہکر مجھے حیرت کے سمندر میں غوطہ زن چھوڑ گئی۔
گھر، گھر کام کرنے والی اس ماسی نے مجھ جیسے کتنے
نام نہاد نیک ناموں اور فلاحی کام کرنے والوں کے منہ پر
زوردار طمانچہ مارا تھا میں جو اپنے طور فلسطین کے لئے بڑا
کام کررہی تھی اور بہت سی تلخ حقیقت سامنے آرہی تھیں
جنکو میں کسی سے ڈسکس بھی نہیں کرسکتی تھی۔
وہ خواتین جو ایک شاپنگ پر کتنے خرچہ کردیتی
تھیں جو ایک پارٹی پر اتنا کچھ خرچ کرنے کے بعد بھی

مطمئن نہیں ہوتیں تھیں ان خواتین کو فلسطین کے نام کچھ دینے کے لئے اپنے بجٹ کی قربانی دینی پڑتی تھی مشکل سے چند سو روپے دینے کے بعد دس بار جتاتیں کہ ہم نے بڑی مشکل سے "مینج" کیے ہیں۔

اور آج یہ عام سی عورت جو اللہ کے یہاں بڑی خاص تھی جو بیس ہزار جیسی بڑی رقم دیکر بھی شرمندہ تھی جو اپنی پوری قربانی کی رقم اپنی خوشی سے اپنے مسلمان بہن بھائیوں کی مدد کے لئے دے گی اور اسکا یہ جملہ کہ "قربانی کا مطلب اللہ تعالی کی خوشی ہے تو اس کے بندوں کی مدد کرنے سے اللہ خوش ہوں گے تو قربانی تو ہوگی"

"بے شک اللہ کے یہاں تمھارا گوشت اور خون نہیں پہنچتا"

آج جو کچھ بوئے گا۔ کاٹے گا کل۔

صدقات

سیمار ضوان

فرمان نبوی ﷺ ہے کہ "بے شک صدقہ رب تعالیٰ کے غصہ کو ٹھنڈا کرتا ہے اور بری موت کو دفع کرتا ہے"

صدقہ کرنا ایک ایسی عبادت ہے کہ جس کا فائدہ انسان کو ہی ہوتا ہے اور وہ جو بھی صدقہ کرتا ہے اس کا اجر اس کو دنیا میں بھی ملتا ہے اور آخرت میں بھی ملے گا۔

آپ ﷺ نے فرمایا "رب تعالیٰ کے غصہ کو ٹھنڈا کرتا ہے

ہم سب کسی نہ کسی گناہ کے مرتکب ضرور ہوتے ہیں تو صدقہ ہمارے گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے اور آخرت میں ہمارے لیے آسانی پیدا کرتا ہے۔

صدقہ یہ نہیں کہ آپ کوئی بہت ہی زیادہ رقم سے نکالیں صدقہ یہ بھی ہے کہ آپ دو آدمیوں کے درمیان صلح کروادیں۔ کسی آدمی سواری پر سوار کرنے میں مدد کر دیں۔ آپ کسی کے ہاتھ سے وزنی سامان لیکر سواری پر رکھ دیں۔ خیر کی بات کرنا صدقہ ہے۔ راستے سے پتھر یا کوئی ناگوار چیز کا ہٹانا بھی صدقہ ہے۔ آپ اپنے بھائی کی طرف مسکرا کر ہی دیکھ لیں تو یہ بھی صدقہ ہے۔

اور صدقے کے حق دار سب سے پہلے آپ کے قریبی رشتے دار ہیں بہن بھائی ہیں جو بچے یتیم ہو گئے یا کوئی عورت بیوی ہو گئی۔ اگر آپ کا کسی رشتے دار سے جھگڑا بھی ہے تو اللہ کی خاطر اپنے نفس کو دبا کر ان لوگوں کی مدد کریں جو آپ کی مدد کے حق دار ہیں۔

مسکنیت کہتے ہیں اس شخص کو جس کی ہمت بالکل ختم ہو جائے۔ اسی لئے ہم مسکین ایسے شخص کو کہتے ہیں جو اپنا گزر بسر چلانے کے قابل نہ ہو تو آپ کو ایسے شخص کو صدقہ دے کر مدد کرنی چاہے۔ مسافر کو صدقہ دیا جا سکتا ہے اللہ پاک نے سوال کرنے کی مذمت فرمائی ہے۔ کیونکہ اپنی ہر ضرورت ہم اللہ سے طلب کریں مگر دوسری طرف سوال کرنے والے کی ضرورت پوری کرنے پر بھی اجر ہے لیکن سوال کرنے والا پیشہ ور گداگر نہ ہو۔ آپ سوال کرنے والے کو جھڑکیں نہیں مدد نہ کر سکتے ہوں تو معذرت کر لیں۔ اور اگر کوئی قرض دار ہے تو ہم صدقہ کے ذریعے اس کو قرض سے آزاد کروا سکتے ہیں۔

اگر کوئی بے روزگار ہے تو اس کو روزگار کا کام شروع کروادیں۔

اللہ تعالیٰ نے خود فرمایا ہے قرآن میں کہ ”سود مال کو کم کرتا ہے اور صدقہ بڑھاتا ہے۔“

ہم کو چاہئے کہ اپنی زندگی میں زیادہ سے زیادہ صدقہ کرے کی کوشش کریں تا کہ جب اللہ پاک کے پاس جائیں تو ہمارا رب ہم سے راضی ہو (آمین)

اصل قربانی

صباء شوکت

اللہ کو نا جانوروں کے خون کی ضرورت ہے نا گوشت کی۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

"اللہ کو نا ان جانوروں کے گوشت پہنچتے ہیں، نا ان کا خون، اسے تو صرف تمہارا تقوی پہنچتا ہے"

محض جانوروں کا خون بہانا، گوشت تقسیم کرنا اور خود کھانا یہ اصل قربانی نہیں اور نا ہی اس سنت کے پیچھے فقط یہ مقصد مطلوب تھا اور نا ہی ہم یہ سب کر کے اصل سنت ابراہیمی پر عمل کر سکتے ہیں۔ بلکہ اصل سنت ابراہیمی تب پوری ہوتی ہے جب ہمارے احساس وجذبات بھی ویسے ہوں جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے تھے۔

اگر ہمارے دل و دماغ میں بھی اللہ کی "کامل اطاعت" اور اپنا سب کچھ اس کے حوالے کر دینے کا عزم و حوصلہ اور جذبہ موجود ہو تو تب ہی اصل سنت ابراہیمی ادا ہوتی ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بھی اس قربانی کے پیچھے یہی آزمائش تھی۔ اللہ نے بس ان کے اخلاص و تقوی کو چیک کرنا تھا۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی پوری زندگی قربانیوں کی اعلیٰ مثال ہے۔ اگر کوئی اللہ کی راہ میں کچھ قربان کرنا چاہتا ہے تو اسے چاہیے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی زندگی کا مطالعہ کرے۔!

ان کی زندگی سے قربانی کا اصل طریقہ اور معنی سمجھ آئے گا۔

فقط اللہ کی خاطر ماں باپ کی شفقت، دولت و آسائش والی زندگی، اپنا وطن اور دوست خاندان سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر اللہ کی راہ میں نکل پڑے۔ اللہ کی محبت میں آتش نمرود میں بلا خوف و خطر کود پڑے۔ اور اللہ کی محبت میں ہی اپنی محبوب بیوی اور لخت جگر کو ویران ریگستان میں لا چھوڑا اور یہی نہیں بلکہ اللہ کی محبت میں اپنے لختِ جگر کی گردن پر چھری چلا دی۔ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ساری قربانیوں کی عملی تفسیر پیش کر دی۔ اللہ تعالی کو ان کا یہ انداز اتنا پسند آیا کہ اسے قیامت تک کے مسلمانوں کے لیے سنت بنا دیا۔

مسلمان عید الاضحی پر اسی سنت کو تازہ کرتے ہیں ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر جانور ذبح کرتے ہیں مگر افسوس اب قربانی کا اصل مقصد فوت ہوتا جا رہا ہے۔ وہ مقصد جس کے تحت حضرت ابراہیم علیہ السلام نے قربانی کی تھی۔ وہ مقصد تھا اللہ کی رضا اور تقویٰ جو اللہ کو مطلوب تھا۔ ہم سے بھی قربانی یہی تقاضا کرتی ہے صرف جانوروں کو قربان کرنے سے سنت ادا نہیں ہوتی بلکہ یہ قربانی ہم سے بہت سے تقاضے کرتی ہے۔

اس لئے اس قربانی پر نا صرف جانور ذبح کریں بلکہ ساتھ اپنی انا، تکبر، کینہ اور بغض و عداوت بھی قربان کر دیں اور نیت کسی قسم کا دکھاوا نا ہو بلکہ فقط اللہ کی رضا اور محبت ہو۔۔۔۔!

عید الضحیٰ پکوان

(سدرہ نور)

غلافی کباب

اجزاء

چکن یا بیف کا قیمہ ایک کلو، ایک چائے کا چمچ پسا ہوا زیرہ، ایک چائے کا چمچ پسی کالی مرچ، دو چمچ ادرک لہسن پیسٹ، دو چمچ ہری مرچ کا پیسٹ، چار سے پانچ چمچ یا آدھا پیکٹ ملائی، نمک حسب ذائقہ، شملہ مرچ ایک عدد باریک کٹی ہوئی، پیاز درمیانی سائز باریک کٹی ہوئی، ٹماٹر بڑا ایک عدد باریک کٹا ہوا، تیل آدھا کپ۔

ترکیب:

چکن یا بیف قیمہ میں تمام مصالحہ جات مکس کر لیں (سوائے سبزیوں کے)

ایک گھنٹے کے لئے میرینیٹ کر کے فریج میں رکھ دیں پھر ایک گھنٹہ بعد اس میں سبزیوں کو ڈال کر مکس کر لیں پین، توا یا گرل پین پر تیل ڈال کر گرم ہونے دیں تب تک قیمے کو کباب کی شیپ دے دیں جو آپ کو پسند ہو اور اسکو ہلکی آنچ پر فرائی کر لیں۔۔۔ لائیٹ گولڈن ہونے پر نکال کر مزے دار سی چٹنی کے ساتھ سرو کریں۔

اسپیشل قیمے والا نان

رقیہ

میدہ کی تیاری: 2 ٹی اسپون چینی، ڈیڑھ ٹی اسپون خمیر، ایک پیالی میں کچھ پانی ڈال کر دس منٹ کے لیے رکھ دیں

میدہ: ڈھائی کپ، 2 ٹی اسپون نمک، 1 ٹی اسپون چینی

کوکنگ آئل: ڈھائی چمچ، انڈہ: 1 عدد، دھی: دو ٹیبل اسپون۔

اب ان تمام چیزوں کو میدہ میں مکس کر لیں (کوئی بھی چیز ٹھنڈی فریج میں رکھی ہوئی نہیں ڈالنی) اور خمیر اور چینی والا پانی جو 10 منٹ کے لیے رکھا تھا وہ بھی ڈال دیں اب میدہ گوندھ لیں مزید پانی کی ضرورت پڑے تو نیم گرم پانی استعال کیا جائے نہ بہت سخت گوندھیں نہ بہت نرم بلکہ درمیانہ اس کے بعد ایک ڈبہ پلاسٹک کا یا کوئی اور برتن جس کا ڈھکن اچھی طرح بند ہوتا ہے لیں اس کو ہلکا آئل لگائیں اندر اور آٹا خمیر کے لیے اس میں ڈال کر گرم جگہ ایک گھنٹہ کیلیئے رکھ دیں

قیمہ کی تیاری:

باریک چکن / بڑا گوشت کا قیمہ 1 پاؤ، چکن پاؤڈر 1 چمچ، لال مرچ 2 ٹی اسپون، نمک اور ثابت زیرہ 1 ٹی اسپون، ہلدی اور کالی مرچ آدھا چائے کا چمچ، ثابت خشک دھنیا 1 چمچ ہاتھ سے مسل کر ڈال دیں، چکن پاؤڈر 1 چائے کا چمچ ادرک لہسن پیسٹ 2 چمچ، پیاز باریک کٹی ہوئی 3/4 چمچ،

ہری مرچ باریک کٹی ہوئی 2 عدد، ہرا دھنیا باریک کٹا ہوا 2 چمچ۔

اب یہ ساری چیزیں قیمہ میں مکس کر کے تقریباً پانچ/دس منٹ فرائی پین میں پکا لیں۔

نان کی تیاری:

ایک گھنٹہ مکمل ہونے کے بعد خمیر کے لیے رکھا ہوا میدہ برتن سے نکال کر دو پیڑے بنالیں اور بیل لیں قیمہ بیلی ہوئی روٹی کے درمیان رکھ کر اسکے کنارے اوپر کی طرف ملا لیں ایک پیڑے کی شکل میں آجائے گا اب اسکو پلٹیں اور آہستہ آہستہ بیلنا شروع کریں میدہ چھڑک کر، سائز دیں اور جو بھی چاہے شیپ دے دیں۔

اب انڈہ کی زردی آئل اور زردہ کلر ملا ہوا اوپر لگا لیں اسکے ساتھ کلونجی دانے یا تل جتنے چاہیں لگا دیں۔

ہانڈی کو تقریباً پانچ منٹ آگ پہ گرم کرنے کے لیے رکھ دیں اب اندر اسٹینڈ رکھ نان کو پیزا ٹرے یا اسٹیل کی پلیٹ آئل لگی ہوئی میں نان ڈال کر اچھی طرح ڈھک کر اوپر کپڑا رکھ لیں اور آنچ بالکل ہلکی رکھنی ہے

آدھا گھنٹہ میں نہایت لذیذ قیمہ نان تیار۔ تیار ہونے کے بعد اوپر آئل یا مکھن لگا لیں

عید الاضحی کے دن

صدقہ و خیرات کرنا افضل ہے یا قربانی کا جانور خریدنا

حدیث شریف کا مفہوم ہے حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا عید الاضحی یعنی بقر عید کے دن قربانی کا جانور خریدنے کے لئے پیسے خرچ کرنا اللہ تعالیٰ کے یہاں اور چیزوں میں خرچ کرنے سے زیادہ افضل ہے۔ (طبرانی، دارقطنی)

کعبے کی یہ بجلی ہے

پھر نظر کے وہ سامنے کعبہ کی گلی ہے
پھر آنکھ ہے نم اور جبیں میری جھکی ہے

یُوں خانۂ کعبہ سے میں لپٹی ہُوں بتول اب
سینے سے بتُول آج یہ مولا کے لگی ہے

پھر سامنے کعبہ کے نمازیں ہوئی میری
اسوَد کو اشارہ ہے اُدھر نظر اٹھی ہے

پھر بھیگی ہُوں رحمت کے میں میزاب کے نیچے
مسکن ہے مطاف اور کہ مسعہ پہ سعی ہے

زم زم سے ہُوں سیراب تو میزاب سے بھیگی
مدّت سے جو تھی پیاس مری آج بجھی ہے

عرفات کا میدان ہے کل زیست ہے نادم
قِصّہ ہے عمُر بھر کا تو لمحوں کی گھڑی ہے

خیمے میں منیٰ کے ہُوں، دعاؤں کا ہے عالم
بہتی مرے چہرے پہ یہ اشکوں کی لڑی ہے

دربار میں حاضر ہُوں میں اب پیارے نبی ﷺ کے
اِک گٹھڑی گناہوں کی مرے سر پہ دھری ہے

باغوں میں پھری ہُوں میں مدینہ کے بہت ہی
سب کچھ ہے مگر جلوۂ آقا ﷺ کی کمی ہے

عمرے کا تصوّر ہے توجہ کا ہے تخیّل
یہ ہو ہی گیا، وہ ہے کہ بس ہونے کو ہی ہے

میں بیٹھی ہوں گھر میں تو ہے کیا غم مجھے اس کا
کہ روح مری مکہ مدینہ میں بسی ہے

لفظوں میں بسی میرے ہے روضے کی یہ خوشبو
کعبے کی یہ بجلی ہے قلم پہ جو گری ہے

ہے حج کا زمانہ مرے اشکوں کا زمانہ
کب اس میں مری آنکھ بھلا خشک ہو ی ہے

اک بار بُلا لے مجھے حج پہ مرے مولا
یہ دھن ہے جو ہر دم ہی مرے دل کو لگی ہے

ساجدہ بتول

مہوش کرن

دھک دھک۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

دھک دھک۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

دھک۔۔۔۔۔دھک۔۔۔۔۔

”نشہ آور ادویات معدے اور پھیپڑوں کے اندر بھر چکی ہیں۔ ہم اپنی پوری کوشش کر رہے ہیں۔“ آپریشن تھیٹر سے باہر آکر ڈاکٹر نے کہا اور واپس اندر چلا گیا۔

....

آج سے اٹھارہ سال پہلے اسکول کا رزلٹ ڈے تھا۔

”ابو، ابو! یہ دیکھیں میرا رزلٹ کارڈ۔ میں نے پرائمری میں ٹاپ کیا ہے۔ امی! آپ دونوں آئے کیوں نہیں؟ میں سارا وقت انتظار کرتا رہا۔“

شام میں مسٹر اینڈ مسز وجاہت کے گھر میں داخل ہوتے ہی ولید ان کی ٹانگوں سے لپٹ کر اپنا شاندار رزلٹ دکھانے لگا۔ لیکن وہ دونوں دن بھر کی تھکن سے بے حال تھے۔ اور انہیں اس کے بولنے اور پُراشتیاق ہونے سے شدید الجھن ہو رہی تھی۔ دونوں کے اس رویے سے خود ولید بھی الجھ گیا، پھر یہ سلسلہ ہی چل پڑا اور وہ ہمیشہ کے لیے ہی الجھ کر رہ گیا۔

ولید کے بہتر مستقبل کی خاطر شروع کی جانے والی کوششوں نے دونوں ماں باپ کو اسی بیٹے سے دور کر دیا۔ کبھی ان کے پاس وقت نہیں ہوتا اور کبھی کام کی زیادتی سے تھکن بہت ہوتی۔ دونوں مشین بن کر رہ گئے تھے۔

صبح سے شام تک دفتر، چھٹی کے دن میٹنگز یا دوسرے شہروں کے دورے، کبھی اونچی پوزیشنز کے لیے پارٹیز، کبھی کوئی وجہ، تو کبھی کوئی مجبوری۔ یہی سب کہتے سنتے ولید کے دل سے اپنے ماں باپ کا انتظار ہی ختم ہو گیا۔ نانا نانی یا دادا دادی کوئی تھے نہیں، قریبی رشتے دار بھی کچھ خاص نہیں تھے۔ مسٹر اینڈ مسز وجاہت جن لوگوں میں اٹھتے بیٹھتے وہ سب ولید کو بہت بناوٹی لگتے۔ سو اس نے اپنی ایک الگ ہی دنیا بنا لی۔

وہ اکیلا رہتا، اکیلا کھیلتا، خود سے باتیں کرتا، جب چاہتا تو کسی بچے یا بچوں سے دوستی کرتا، جب نہ چاہتا ان کے پاس دوبارہ نہ جاتا۔ عمر کے ساتھ اس کی حساسیت بڑھتی گئی۔ جس کا احساس سوائے اس کے اور کسی کو نہیں تھا۔ کیونکہ جس عالیشان اسکول میں وہ پڑھتا تھا وہاں انتظامیہ کو اپنی فیس اور ٹیچرز کو اپنی تنخواہ کے سوا کسی چیز سے مطلب نہ تھا۔ اسکول تک تو اس کے گریڈز اچھے آتے رہے کیونکہ اس کے اور کوئی دوست بھی نہ تھے نہ ہی کوئی دلچسپیاں تھیں۔ لیکن جوانی کی دہلیز پر قدم رکھتے ہی جب کالج میں پہنچا تو اس کے نزدیک زندگی کا مقصد ہی ختم ہو گیا۔

اب ولید کو کسی کو کچھ دکھانے بتانے کا نہ شوق رہا اور نہ ضرورت۔ والدین کی عدم توجہی نے اسے آہستہ آہستہ پڑھائی سے بیزار کر دیا تھا۔ ہر وقت بینک اکاؤنٹ میں خطیر رقم موجود رہتی، جسے وہ جس چیز کے لیے چاہے استعمال کر سکتا تھا۔ کبھی

اکٹھے بے شمار کپڑے خرید کر لے آتا، کبھی ہفتوں ایک ہی لباس میں گزار دیتا. امتحان آتے گزر جاتے، کبھی پرچے دیتا کبھی نہیں، کبھی ہر روز کالج پہنچ کر تمام کلاسز لیتا، کبھی مہینوں کالج کی صورت نہ دیکھتا۔اس نے ہر طرح ہر کام کر کے دیکھ لیا تھا لیکن اسے سکون نہ ملتا تھا۔غرض اسی سکون کی تلاش میں اسے ایک نئی چیز مل گئی۔

دوستوں کے ساتھ جس دن اس نے پہلی دفعہ نشہ کیا تو عجیب سے سرور کا احساس ہوا تھا. مگر نشہ اترنے کے بعد جو سر کا حال ہوا اس نے سارا سرور بھلا دیا تھا۔کافی عرصے تک ہر طرح کا نشہ کرنے کے بعد وہ جان چکا تھا کہ سکون اس میں بھی نہیں، لیکن بہر حال وہ نشے کا عادی ضرور ہو گیا تھا۔بے مقصد زندگی کے بے مقصد دن بڑی تیزی سے گزر رہے تھے۔

آج وہ جانتا تھا کہ اس کی سالگرہ کا دن ہے۔کچھ سال پہلے تک وہ اس روز اپنے والدین کا انتظار کیا کرتا تھا مگر وہ ہر بار گھر میں پارٹی ارینج کر کے خود کہیں جا چکے ہوتے تھے۔اتنے سال گزر گئے مگر اس کا انتظار ختم نہیں ہوا۔آج بھی جب نشے سے آنکھیں بند ہو رہی تھیں تو آنکھوں کے آگے ان دونوں کی ہی تصویر تھی۔اور ولید یہ اچھی طرح سمجھ چکا تھا کہ وہ چاہے کچھ بھی کر لے ماں باپ کی محبت و ضرورت سے اسے فرار نہیں مل سکتا اور نہ ہی ان چیزوں میں کہیں سکون ہے۔

تبھی اُس نے خاموشی سے اپنے نشے کی مقدار بہت زیادہ بڑھا دی۔مگر جب تک اس کے دوستوں کو ہوش آیا بہت دیر ہو چکی تھی۔وہ بھاگے بھاگے ولید کو ہسپتال لے گئے اور فوری اس کے والدین کو فون کیا۔

•••••••••••••

ولید کو آپریشن تھیٹر سے بے ہوشی کی حالت میں آئی سی یو منتقل کر دیا گیا تھا۔مسٹر اینڈ مسز وجاہت چپ چاپ آئی سی یو کی کھڑکی سے لگے کھڑے تھے، مشینوں کی آواز آرہی تھی، مگر آنکھوں کے آگے منظر کچھ اور ہی چل رہے تھے۔

کئی سال پہلے وہ اسی ہسپتال میں پیدا ہوا تھا اور ان کی زندگی مکمل ہوئی تھی۔اولاد کی نعمت سے اللہ نے ان کے گھر کو خوشیوں سے بھر دیا تھا۔چونکہ دونوں کے ہی والدین نہ تھے تو خود ہی محنت اور کوشش سے ہر کام سیکھ کر ولید کی پرورش میں لگے رہتے تھے۔بہت خوش باش اور اچھی بھلی زندگی گزار رہے تھے کہ جب اچانک دونوں کو ولید کی خاطر اپنا لائف اسٹائل بدلنے کے لیے بے تحاشا دولت کمانے کا بھوت سوار ہو گیا تھا۔بس پھر نہ دن دیکھا نہ رات اور اسی بیٹے کو چھوڑ کر اسی کی خاطر پیسہ کمانے کی مشین بن گئے .بیٹے کا بہانہ کر کے صرف اپنی زندگی کو بہتر بنانے کے لیے میلوں دور نکل گئے .اب اتنے سالوں بعد واپس لوٹنے کی فکر ہوئی بھی تو تب تک مشین کی لکیریں سیدھی ہو چکی تھیں۔

ٹونٹ ٹونٹ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ٹونٹ______

آئی سی یو کا دروازہ کھلا،

”ہم اسے نہیں بچا سکے۔“ڈاکٹر نے میکانکی انداز میں یہ بجلی ان کے سر پر گرا دی۔ بقیہ صفحہ ۳۲ پر

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قربانی کا واقعہ

عائزہ چوہدری

حضرت ابراہیم کی عمر چھیاسی برس ہو چکی تھی تاہم اولاد کی نعمت سے محروم تھے۔ انھوں نے اللہ کی بارگاہ میں کچھ اس طرح سے دعا کی: "اے میرے رب! مجھے نیک اور صالح بیٹا عطا فرما". یہ دعا اللہ کی بارگاہ میں قبول ہی گئی، حضرت ابراہیم اور ان کی دوسری بیوی حضرت حاجرہ کو حضرت اسماعیل کی پیدائش کی خوشخبری سنا دی۔ چونکہ اولاد کے لئے آپ کی دعا سن لی گئی تھی اس لئے آپ کا نام اسماعیل رکھا گیا۔

حضرت اسماعیل ابھی چھوٹے ہی تھے کہ حضرت ابراہیم نے لخت جگر کو خواب میں اللہ کی راہ میں اپنے ہاتھوں سے قربان کرتے دیکھا۔ آپ نے تین روز مسلسل یہی خواب دیکھا۔ یہ خواب اللہ کی طرف سے تھا۔ اپ نے اس حکم کی تعمیل کرنے کا فیصلہ کیا۔ اپ نے حضرت اسماعیل سے بھی رائے لی جس پر انھوں نے انتہائی تحمل کے ساتھ فرمایا: باباجان! آپ اللہ کے نبی اور برگزیدہ بندوں میں سے ہیں آپ بے فکر ہو کر اللہ کے حکم کی تعمیل کریں۔ انشاءاللہ آپ مجھے انتہائی صبر والا پائیں گے"۔

ابلیس تک جب یہ بات پہنچی تو اس نے بہت بہکانے کی کوشش کی۔ وہ حضرت حاجرہ کے پاس گیا اور سارا ماجرہ بیان کیا، جس پر حضرت بی بی حاجرہ نے فرمایا: "اسماعیل ہماری اکلوتی اولاد ہے، وہ ایسا نہیں کر سکتے"۔ پھر جب ابلیس نے بتایا کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے تو اس پر حضرت بی بی حاجرہ نے فرمایا۔ "اگر یہ میرے خالق کی رضا ہے تو میں اس پر راضی ہوں۔" پھر وہ حضرت ابراہیم کے دل میں بھی باپ کی شفقت ابھارنے لگا۔ ابلیس نے بہکانے کی بہت کوشش کی حتی کہ وہ حضرت اسماعیل کے پاس بھی گیا، مگر حضرت اسماعیل نے یہ فرمایا کہ انبیاء کرام کے خواب سچے ہوتے ہیں۔ ابلیس نے تین مرتبہ قربانی سے بہکانے کی کوشش کی اور تینوں مرتبہ حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل نے اس پر کنکر برسائے اور اسے کامیاب نہ ہونے دیا۔ یہی وہ سنت ہے جسے ہر سال حجاج کرام دہراتے ہیں۔ یہ "رمی" کہلاتی ہے۔

حضرت ابراہیم، حضرت اسماعیل کو وادی منی میں لے کر پہنچ گئے، جہاں پر ذبح کرنا تھا۔ تب کائنات نے وہ منظر دیکھا جو اس سے پہلے کبھی نہ دیکھا تھا۔ کائنات حیران تھی، فرشتے عرش زمین پر عجیب منظر دیکھ رہے ہیں۔ اب حضرت ابراہیم، حضرت اسماعیل کی نصیحت کے مطابق ان کے دونوں ہاتھ اور پاؤں باندھ کر، منہ کے بل لٹا کر، اپنی آنکھوں پر پٹی باندھ کر، چھری چلانے لگتے ہیں کہ چھری نہیں چلتی۔ وہ چھری سے فرمانے لگے "اے چھری تو چلتی کیوں نہیں، میرے ننھے اسماعیل کا گلہ تو بہت

نازک ہے۔" حضرت ابراہیم نے چھری چلانے کی بہت کوشش کی مگر چھری نے حضرت اسماعیل کو نہ کاٹا کیونکہ اللہ کو کچھ اور ہی منظور تھا۔ اللہ تعالیٰ عرش سے حضرت جبرئیل سے فرماتے ہیں کہ " جنت سے مینڈا لے جاؤ، میرا خلیل پیچھے نہیں ہٹے گا۔" حضرت اسماعیل کی جگہ اس مینڈے کو رکھ دیا گیا۔ جب حضرت ابراہیم کے ہاتھوں پر گرم خون لگا تو آپ کی زبان سے بے ساختہ نکلا: "اللہ اکبر! اللہ تیرا شکر ہے" جب حضرت ابراہیم نے آنکھوں سے پٹی ہٹائی تو دیکھا حضرت اسماعیل دوسری جانب بیٹھے تھے۔

اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں قرآن مجید میں کچھ اس طرح سے ذکر کیا ہے:

ترجمہ ": ہم نیکو کاروں کو ایسا ہی بدلہ دیا کرتے ہیں بے شک یہی صریح آزمائش ہے۔"

یہی وہ واقعہ ہے جس کو سنت قرار دے کر ہم مسلمان "عید الضحی" مناتے ہیں۔

بقیہ صفحہ ۳۰ کا

وہ رشتہ جو اتنی قربانیاں مانگتا ہے، اسے ان دونوں نے بے وقعت کر چھوڑا تھا۔ نہ خود اولاد کے لیے اپنی خواہشات کی قربانی دی اور نہ ہی اسے تربیت کر کے اس قابل بنایا کہ وہ ماں باپ یا اللہ کے لیے کوئی قربانی دے سکتا۔ پہلے خود کو نفس کی بھینٹ چڑھا دیا، پھر اولاد کو حالات کے ہاتھوں ضائع کر دیا۔ اب اپنی غلطیوں اور کوتاہیوں کا ادراک ہو رہا تھا مگر دنیا کا سب سے بڑا خسارا پانے کے بعد کہ ان دونوں نے اپنے بیٹے کی قربانی دے کر دنیا خریدی تھی۔

ہاں اِس سفر میں تھک کے بدن چور ہو گیا،

اپنا تھا جو وہ دسترس سے دور ہو گیا،

حضرت حنش رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دو مینڈھوں (چکی دار دُنبوں) کی قربانی کی۔ ایک مینڈھا نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی طرف سے اور ایک مینڈھا اپنی طرف سے اور پھر فرمایا: "مجھے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے حکم دیا ہے کہ میں اُن کی طرف سے قربانی کروں، لہذا میں ہمیشہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی طرف سے قربانی کرتا رہوں گا۔"

(المستدرك علي الصحيحين للحاكم:7556 , وصححه الذهبي)

ہمسفر وہ ہے

ہمسفر وہ ہو...
جب مشکلیں ٹوٹ پڑیں آزمائشیں سخت ہوں
تو ہاتھ پکڑ لے اور کہہ دیں...
'(لا تحزن ان اللہ معنا)
غم نا کرو اللہ ہمارے ساتھ ہے....!!!

ہمسفر وہ ہو...
جب کبھی یقین کا دامن ٹوٹنے لگے
تو اس دامن کو تھام کے کھڑا ہو اور کہے....!!
(ان اللہ یحب المتوکلین)
اللہ اپنے پے توکل کرنے والوں سے محبت کرتا ہے

ہمسفر وہ ہو..
کہ جب کبھی تلخ ہو جائیں
تو کاندھے پے سر رکھ کر کہے.....!!!
(والکاظمین الغیظ والعافین عن الناس واللہ یحب المحسنین)
غصہ پینے والے اور لوگوں سے در گزر کرنے والے ہیں
اور اللہ نیک لوگوں سے محبت فرماتا ہے

ہمسفر وہ ہو...
کہ جب لوگوں کی طرف سے طعن و تشنیع عام ہو
وہ آپکے ہمراہ کھڑا ہو

ہمسفر وہ ہو...
جب کبھی آنکھوں میں آنسو چلے آئیں
تو آنسو پونچھ کے کہیں...!!
(ان مع العسر یسرا)
بے شک ہر مشکل کے ساتھ آسانی ہے

ابو حسن

بیوٹی ٹپس

ام حسن

کپڑے ہوں یا پھر میک اَپ ،ہر چیز موسم کے حساب سے اچھی لگتی ہے۔موسم سرما میں میک اَپ کرنا ہو یا جِلد کا خیال رکھنا ،دونوں کام نسبتاً آسان ہوتے ہیں،تاہم موسم گرما میں خواتین اپنے میک اَپ اور جِلد کی حفاظت،دونوں کے لیے زیادہ فکر مند رہتی ہیں۔موسم گرما میں چونکہ قدرتی طور پر رنگت سانولی، جِلد کھردری، خشک (کچھ لوگوں کی آئلی بھی ہو جاتی ہے) اور روکھی ہونے لگتی ہے، اس لیے خواتین اس موسم میں میک اَپ کرنا ہرگز نہیں بھول سکتیں۔تو آیئے آج کچھ بات کر لیتے ہیں گرمیوں میں میک اَپ کرنے کی کچھ ایسی ٹپس کی، جن پر عمل کر کے آپ سخت دھوپ میں بھی اپنا میک اَپ برقرار رکھ سکی گی۔

فاؤنڈیشن نہیں ’موئسچرائزر

موسم گرما میں فاؤنڈیشن کے بجائے موئسچرائزر کا انتخاب کریں۔اسی طرح گرمیوں میں کریمی فاؤنڈیشن اور لیکوئیڈ بیس لگانا بھی چھوڑ دیں۔فاؤنڈیشن گرمی کے باعث پگھلنے لگتا ہے۔موائسچرائزر کے لیے اس برانڈ کا انتخاب کریں، جس میں SPF شامل ہو۔ایس پی ایف آپ کی جلد کو گرمیوں میں نہ صرف دھوپ کے نقصان دہ اثرات سے محفوظ رکھتا ہے،بلکہ یہ آپ کے میک اَپ کو گرمی کے نتیجے میں پگھلنے سے بھی روکتا ہے۔

فریش لُک کے لیے ’پرائمر

میک اَپ آرٹسٹ پرائمر کو گرمیوں کا دوست قرار دیتے ہیں۔اگر آپ چاہتی ہیں کہ آپ کا فاؤنڈیشن گرمیوں میں بھی دیرپا قائم رہے تو پرائمر کا استعمال کیجیے۔پرائمر استعمال کرتے ہوئے اس بات کا خیال رکھیں کہ چہرے پر پرائمر کی تھوڑی سی مقدار (مٹر کے دانے برابر) معیاری برش کے ذریعے چہرے پر لگائی جائے۔پرائمر جلد پر چکنائی نہیں آنے دیتا اور فاؤنڈیشن کا اثر چہرے پر رہتا ہے اور اسے چہرے سے ہٹنے نہیں دیتا۔سیلی کون فارمولا پر مشتمل پرائمر کا انتخاب بہترین رہتا ہے،یہ آپ کی جِلد اور آپ کے ارد گرد آب و ہوا میں موجود نمی کے درمیان رکاوٹ پیدا کرتا ہے،جس سے جِلد پر پسینہ نہیں آتا اور آپ کا میک اَپ پسینے سے محفوظ رہتا ہے۔

چہرے کی صفائی

موسم چاہے کیسا بھی ہو،میک اَپ سے پہلے جِلد

کی کلینزنگ کرنا ضروری ہے۔ چہرہ اچھی طرح دھوئیں، کلینزنگ اور موائسچرائزنگ کریں، یہ بات ذہن میں رکھیں کہ گرمیوں میں موائسچرائزر آئل بیسڈ نہ ہو۔ اس کے بعد میک اَپ کا آغاز کریں۔ اگر آپ کی جِلد آئلی ہے تو اسکن ٹونر یا عرق گلاب کا استعمال کریں۔ اگر میک اَپ سے پہلے برف لے کر ململ کے کپڑے میں رکھ کر آئسنگ کی جائے تو پسینہ نہیں آتا۔ اگر آئسنگ نہیں تو آپ ٹھنڈے پانی میں تولیہ بھگو کر تھوڑی دیر کے لیے اسے چہرے پر رکھ کر نیچے سے اٹھائیں، اس طرح کرنے سے بھی میک اَپ کے بعد پسینہ نہیں آتا۔

بلش آن

گرمیوں کے موسم میں چہرے کو تروتازہ اور شگفتہ انداز عطا کرنے کے لیے کریم بلش کا استعمال پاؤڈر بلش سے زیادہ سودمند ثابت ہوگا۔ اگر آپ چاہیں تو اپنے من پسند پاؤڈر بلش کو کسی اچھے موسچرائزر کے ساتھ ملا کر آپ اپنا کریم بلش بنا سکتی ہیں کیونکہ کریمی بلش جِلد کے اوپر لگا رہتا ہے، اس لیے گرمی میں بھی دیر پا رہے گا۔ کریم بلش ہلکی ہوتی ہے اور چہرے پر جمے بغیر ہی آپ کو بہت اچھا، قدرتی اور نرم و ملائم نکھار دیتی ہے۔

لپ اسٹک کا انتخاب

گرمیوں میں لپ اسٹک کے لیے گہرے رنگوں کا انتخاب ہرگز نہ کریں۔ اسی طرح گرم موسم میں لپ گلوس کا استعمال بھی نہیں کرنا چاہیے، یہ گرمیوں میں بہت جلد پگھل جاتا ہے۔ صرف لپ اسٹک کا استعمال ہی کافی رہتا ہے۔ لپ اسٹک اپلائی کرنے سے قبل ہلکا فاؤنڈیشن اپلائی کریں، اس کے بعد لپ اسٹک استعمال کریں۔ ایسا کرنے سے میک اَپ خراب نہیں ہوگا اور شمع محفل بھی آپ ہوں گی۔

ہاتھوں کی کیئر

ہاتھ دن بھر کاموں میں مصروف رہتے ہیں۔ صابن واشنگ پاؤڈر اور مختلف کیمیائی اجزا ہاتھوں کی جلد اور ناخنوں کو نقصان پہنچاتے ہیں۔ ہاتھوں کی خشکی اور کھردرا پن دور کرنے کے لئے ہم وزن عرق گلاب اور گلیسرین ملا کر ہاتھوں پر مالش کریں۔ ہاتھ نرم و ملائم ہو جائیں گے۔

ہاتھوں کی کیئر

پیروں کی کھردری جلد کو صاف کرنا مشکل معلوم ہوتا ہے لیکن آپ بے حد آسان طریقے سے پیروں کی کھردری جلد کی صفائی کر سکتے ہیں۔ نیم گرم پانی میں بے بی لوشن ڈال کر اس میں ہاتھوں اور پیروں کو ڈبو دیں۔ پندرہ منٹ بعد خشک کر کے لوشن لگا لیں۔ پیر نرم و ملائم ہو جائیں گے۔